مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد نمبر ۱۳ - شمارہ نمبر ۱

چک ۔ ضلع سرگودھا میں قادیانیوں نے مسجد کی زمین ہتھیالی

عالمی ختم نبوت کانفرنس کے دور رس اثرات

ڈاکٹر سام مسلمانوں کا کیا لگتا ہے؟

مسلمان حکمرانو! اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی نہ مارو!

تمام صحابہ میں سب سے افضل ابوبکرؓ ، پھر عمرؓ ، پھر عثمانؓ ہیں ۔

(ایک حدیث اور اس کی تشریح)

بیاض سوفی بیتی
کوٹ ادو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ فاتحہ کا منظوم ترجمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

حمد بس اس خدا کو ہے زیبا — پالنے والا جو جہانوں کا

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم — مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن

اور رحمان بھی رحیم بھی ہے — مالکِ حشر بھی کریم بھی ہے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ

تیری ہی کرتے ہیں عبادت ہم — دم تیرا بھرتے رہتے ہیں ہر دم

وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

تجھ ہی سے چاہتے ہیں ہم امداد — تجھ سے ہی کرتے ہیں سدا فریاد

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم

ہم کو سیدھے راستے پہ چلا — نیک منزل کی ہم کو راہ دکھا

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

اُن کے راستے پہ جن پہ فضل ترا — بے حساب، ان گنت، عام ہوا

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

مبتلائے عذاب ہیں جو لوگ — اور زیر عتاب ہیں جو لوگ

وَلَا الضَّآلِّیْن

نہ چلا ان کی راہ پر ہم کو
بھولے بھٹکے ہیں راستے سے جو

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی

جلد نمبر ۴ - شمارہ نمبر ۱۷
۱۸ تا ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ
مطابق
۴ تا ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱۔ سورۃ فاتحہ (منظوم ترجمہ) ۲
۲۔ خصائل نبوی ۴
۳۔ اداریہ ۵
۴۔ ذکر و فکر ۷
۵۔ شاہ ولی اللہ ۹
۶۔ لاہوری مرزائیوں کے عقائد ۱۱
۷۔ پانچ سوال اور ان کا جواب ۱۳
۸۔ ایک تھا بادشاہ ۱۵
۹۔ مکتوب لندن ۱۷
۱۰۔ مسجد کی زمین پر قبضہ ۱۹
۱۱۔ تبصرہ ۲۱
۱۲۔ بزم ختم نبوت ۲۳
۱۳۔ اخبار ختم نبوت ۲۳

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمن یعقوب باوا

شعبہ کتابت
محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدل اشتراک
سالانہ ۷۰/- روپے — ششماہی ۴۰/- روپے
سہ ماہی ۲۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۶۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی	پشاور — نورالحق نور
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ ہزارہ — سید منظور احمد آسی
لاہور — ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد	کوئٹہ — نذیر تونسوی
سرگودھا — ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ
ملتان — عطاء الرحمان	سکرنڈ — ایم عبدالواحد
بہاولپور — ذبیح فاروقی	سکھر — ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ — حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم — حماد اللہ عرف ولی اللہ

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، عمان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا — آفتاب احمد	ناروے — غلام رسول
ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا	افریقہ — محمد زبیر افریقی
برطانیہ — محمد اقبال	ماریشس — ایم اخلاص احمد
اسپین — راجہ حبیب الرحمن	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک — محمد ادریس	بنگلہ دیش — محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے حکیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/- سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ؐ

تمام صحابہ میں سب سے افضل

ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمانؓ ہیں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۲- حدثنا اسحٰق بن موسیٰ حدثنا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق عن زیاد بن ابی زیاد عن محمد ابن کعب القرظی عن عمرو بن العاص قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقبل بوجہہ وحدیثہ علی اشر القوم یتالفہم بذٰلک فکان یقبل بوجہہ وحدیثہ علی حتی ظننت انی خیر القوم فقلت یا رسول اللّٰہ انا خیر او ابوبکر فقال ابوبکر فقلت یا رسول اللّٰہ انا خیر ام عمر فقال عمر فقلت یا رسول اللّٰہ انا خیر ام عثمان فقال عثمان فلما سألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فصدقنی فلوددت انی لم اکن سألتہ

۲- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ قوم کے بدترین شخص کی طرف بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلوب کے خیال سے اپنی توجہ اور اپنی خصوصی گفتگو فرماتے تھے (جس کی وجہ سے اس کو اپنی خصوصیت کا خیال ہوتا تھا) چنانچہ خود میری طرف بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ اور کلام کا رخ بہت زیادہ رہتا تھا حتیٰ کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ میں قوم کا بہترین شخص ہوں۔ اسی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ توجہ فرماتے ہیں۔ میں نے اسی خیال پر ایک دن دریافت کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں افضل ہوں یا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکرؓ۔ پھر میں نے پوچھا کہ میں افضل ہوں یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ، پھر میں نے پوچھا کہ میں افضل ہوں یا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمانؓ۔ جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تفصیل سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا رعایت صحیح صحیح فرما دیا (میری مدارات میں مجھے افضل نہیں فرمایا۔ مجھے اپنی اس حرکت کے بعد میں ندامت ہوئی) اور یہ خیال ہوا کہ مجھے ایسی بات ہرگز نہیں پوچھنی چاہیے تھی۔

فائدہ یہ اولاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص توجہ کی بنا پر اپنے کو سب سے افضل سمجھتے تھے اس لیے کہ پہلی طویل روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ افضل کو ترجیح دینے کی تھی۔ لیکن بسا اوقات تالیف قلب کے خیال سے مدارت میں غیر افضل کو بھی ترجیح دی جاتی تھی حتیٰ کہ کفار و منافقین تک کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تالیف میں خصوصی برتاؤ ہوتا تھا۔ حدیث بالا میں یہ ترتیب سوال کی اس بنا پر ہے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افضل الناس جانتے تھے۔ چنانچہ احادیث میں اس کی تصریح آتی ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں سب سے زیادہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکرؓ کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے۔ ان کے بعد سب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ پھر ان کے بعد اور صحابہؓ میں کچھ ترجیح نہ دیتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ ان تینوں حضرات کی اس ترتیب سے ترجیح اور افضلیت ایسی عیاں تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ہم صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی جماعت اس کو مانتی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے محمدؒ نے اپنے والد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ، میں نے پوچھا ان کے بعد انھوں نے فرمایا عمرؓ، اسی طرح سے اور بہت سی روایات ہیں جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی سے یہ ترتیب معلوم ہوتی ہے۔ اسی لیے انھوں نے اپنے سے مقابلہ کے لیے اسی ترتیب سے سوال کیا کہ اوّل ان سے مقابلہ کیا جو سب سے افضل شمار ہوتے تھے پھر نمبر۲ پھر نمبر۳ سے کہ میں اگرچہ افضل ترین شخص سے نہیں ہو سکا تو شاید نمبر۲، نمبر۳ ہی سمجھا جاؤں۔

ڈاکٹر سلام ــــــ مسلمانوں کا کیا لگتا ہے

مسلمان حکمرانو! اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی نہ مارو۔

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ سامراج کے مشہور مہرے اور اول انعام "نوبل پرائز" حاصل کرنے والے غیر مسلم اور مرتد قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام المعروف "عبدالسلام" نے اسلامی ممالک خصوصاً عرب ملکوں کے تعاون سے اسلامی طبیعیاتی فاؤنڈیشن کے نام ایک ادارہ قائم کیا ہے ــــــ اسلامی کانفرنس نے جس کے سیکرٹری پاکستان کے مشہور بیوروکریٹ اور ہر مارشل لاء حکومت میں سرپرست جناب شریف الدین پیرزادہ صاحب ہیں) اس مرتد اعظم کے منصوبے کی توثیق کر دی ہے جسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ابتدائی طور پر ساٹھ کروڑ ڈالر بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن ساٹھ کروڑ ڈالر سے بھی اس کا پیٹ نہیں بھرا اور ھل من مزید اور ھل من مزید کی رٹ لگاتے ہوئے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ اسلامی کانفرنس اسے کم از کم ایک ارب ڈالر اور مہیا کرے۔

جب سے اس مرتد کو نوبل پرائز ملا ہے اس وقت سے اسے خاصی اہمیت دی جا رہی ہے جس میں حکومت پاکستان خصوصاً صدر الحاج جنرل محمد ضیاء الحق صاحب بہت زیادہ دلچسپی لیتے رہے ہیں جنہوں نے ڈاکٹر مذکور کو اس قومی اسمبلی میں استقبالیہ دیا جہاں قادیانی گروہ کو ۱۹۷۴ء میں پوری پوری طرح صفائی کا موقعہ دے کر غیر مسلم اور کافر قرار دیا تھا علاوہ ازیں ملک کی مختلف یونیورسٹیوں میں تعارفی تقریبات منعقد کی گئیں اس وقت بعض مقامات پر مسلمان طلباء نے اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اس کے خلاف مظاہرے بھی کئے تھے۔

محسوس یوں ہوتا ہے کہ جناب صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے اردگرد ایسے قادیانی یا قادیانی نواز عناصر موجود ہیں۔ جن پہ صدر صاحب بے جا اعتماد کرتے ہیں اور ایسے ہی عناصر کی انگیخت پر صدر صاحب اس سامراجی مہرے کو حد سے زیادہ اہمیت دینے پر مجبور ہوئے۔ ورنہ جو صدر

- ○ ــــــ امتناع قادیانی آرڈیننس جاری کر کے قادیانیوں کو کافر قرار دے چکا ہے۔
- ○ ــــــ انہیں شعائر و اصطلاحات اسلامی کے استعمال سے روک چکا ہے۔

اور جو لندن کی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں یہ پیغام بھیجوا تا ہے کہ "قادیانیت کا وجود عالم اسلام کیلئے سرطان کی حیثیت رکھتا ہے اور حکومت پاکستان اس سرطان کو ختم کرنے کے لئے مختلف اقدامات کر رہی ہے ــــــ"

اس صدر سے کم از کم یہ توقع نہیں تھی کہ وہ ایک کافر اور مرتد کو حد سے زیادہ اہمیت دے کر اسے پورے عالم اسلام پہ مسلط کرانے کے علاوہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے تمام امور اس کے سپرد کرا دے گا اگر اس مسئلہ میں صدر صاحب طرف نہیں ہیں تو یہ سب شرارت شریف الدین پیرزادہ جیسے بیوروکریٹ کی ہو سکتی ہے۔ جو قادیانیوں کے بارے میں انتہائی نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

موصوف جب پاکستان کے وزیر قانون تھے تو ان کے دور میں شناختی کارڈ الیکشن فارم اور پاسپورٹ وغیرہ کے فارموں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ ہوا تھا صدر صاحب نے ہدایت کر دی لیکن موصوف ان کے چھپوانے میں ٹال مٹول اور تاخیری حربے استعمال کرتے رہے اور جب یہ فارم چھپوائے تو اصل عبارت میں کتر بیونت کر ڈالی۔ جس پر پورے ملک میں زبردست احتجاج ہوا اور بالآخر جناب پیرزادہ نے از سر نو فارم چھپوائے جس میں اصل عبارت تحریر کی گئی اب جبکہ پیرزادہ صاحب کو اسلامی کانفرنس کی سیکرٹری شپ حاصل ہو گئی ہے تو ہمارا یہ خیال ہے کہ ڈاکٹر سلام کو اسلامی طبیعیاتی فاؤنڈیشن کا سربراہ بنوانے میں ان کی کوششوں کا زیادہ عمل دخل ہو گا۔

ڈاکٹر سلام اپنے عقائد و نظریات کے لحاظ سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے حکومت اور اس کے نشریاتی ادارے اس مرتد کو بہت اچھال رہے ہیں خصوصاً اس کی پاکستانی قومیت کا بہت چرچا کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں جو لوگ یا ادارے ڈاکٹر سلام کو پاکستانی قرار دے رہے ہیں وہ جنت الحمقاء میں رہتے ہیں ——— انہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہونی چاہیے کہ جب ۱۹۷۴ء میں قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو ڈاکٹر سلام پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کا چیئرمین تھا اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو وہ مستعفی ہو کر ملک سے چلا گیا۔ اس کے یوں ملک سے جانے پر پاکستان کے عوام نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔ اگر وہ پاکستانی ہوتا تو مستعفی ہونے کے باوجود کم از کم ملک تو نہ چھوڑتا لیکن اس نے نہ صرف ملک چھوڑا بلکہ مخالفت میں بیان بھی دیا جب اسے سامراجی آقاؤں کی طرف سے نوبل پرائز ملا تو فوراً ملک آگیا اس کا خیال تھا کہ پاکستانی قوم اب اسے ہیرو تسلیم کرے گی لیکن اس کی بدبختی کہ ایسا نہ ہو سکا۔ اور وہ یہاں سے مایوس ہو کر پھر ملک سے چلا گیا اور شریف الدین پیرزادہ جیسے افراد سے جوڑ توڑ کر کے اسلامی طبیعیاتی فاؤنڈیشن کا سربراہ بن گیا۔

بہر حال ایک مرتد کو اسلامی طبیعیاتی فاؤنڈیشن کا سربراہ بنانا ایسا ہی ہے جیسے بلے کو گوشت کا رکھوالا بنا دیا جائے۔

یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ اکثر عرب ملکوں میں قادیانیوں کا داخلہ بند ہے۔ وہ کسی عرب ملک میں جاتے ہیں تو دھوکے اور فریب سے جاتے ہیں۔ پاکستانی پاسپورٹ پر نہیں جاتے مغربی جرمنی وغیرہ کے پاسپورٹ پر جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سلام کے اسلامی طبیعیاتی فاؤنڈیشن کا سربراہ بننے کے بعد نہ صرف ڈاکٹر بلا روک ٹوک اسلامی ملکوں میں آجا سکے گا بلکہ اس کے دوسرے قادیانی چیلوں کی آمد و رفت کیلئے بھی راستہ صاف ہو جائے گا کیونکہ ڈاکٹر مذکور اپنے اختیارات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فاؤنڈیشن میں قادیانیوں کی بھرتی کو خصوصی اہمیت دے گا۔ اس کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ جب ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا وزیر خارجہ تھا تو وہ نمک حرام پاکستان کی نہیں اپنی جماعت کی خدمت اور وکالت کر رہا تھا اس نے بیرون ملک پاکستان کے تمام سفارت خانوں کو قادیانی جماعت کے تبلیغی اڈے بنا دیا تھا آج تک اس کے دور میں بھرتی کئے گئے قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ ڈاکٹر سلام اپنی جماعت اور اپنے نام نہاد خلیفہ کا ظفر اللہ سے کم وفادار نہیں ہے اور اپنی جماعت میں ظفر اللہ کا مقام حاصل کرنے کیلئے ہر جائز و ناجائز ہتھکنڈہ استعمال کرے گا اور اپنی جماعت کو پورا پورا فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے گا

قادیانیوں کے بارے میں ہم انہی کالموں میں کئی مرتبہ دلائل سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ قادیانی یہود و انصاریٰ کے جاسوس ہیں جبکہ یہ دونوں گروہ عالم اسلام کی ترقی و استحکام کے دشمن ہیں۔ عراق کی ایٹمی تنصیبات پر اسرائیلی حملہ اور ان کی تباہی، پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی دھمکیاں اس کا واضح ثبوت ہے۔ قادیانیوں کا ان دونوں گروہوں کیلئے جاسوسی کا نظام انتہائی مربوط اور منظم ہے۔ جو پاکستان سے لیکر تل ابیب تک اور وہاں سے لیکر امریکہ و برطانیہ تک پھیلا ہوا ہے اسرائیل میں قادیانی جماعت کا مشن تمام دنیا میں پھیلے ہوئے قادیانی مشنوں اور یہودیوں کے درمیان رابطے کا فریضہ انجام دیتا ہے ایسے میں ڈاکٹر سلام کو اسلامی طبیعیاتی فاؤنڈیشن کا سربراہ بنانا اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے جناب صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے ہماری گذارش ہے کہ یہ "سوغات" عالم اسلام کو آپ نے یا آپ کے کارندوں نے دی ہے۔ اسے آپ واپس لیں اور عالم اسلام کو اس کی سازشوں سے بچالیں اگر کسی پاکستانی ہی کو سربراہ بنانا ضروری ہے تو ڈاکٹر عبد القدیر صاحب اس کے لئے انتہائی موزوں آدمی ہیں۔

جناب حکیم محمد اختر صاحب

ذکر اور فکر کے برکات و ثمرات

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

استغفار حقیقی سے کیا مراد ہے

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں۔ ولیس المراد مجرد طلب المغفرۃ بل مع التوبۃ الا وطلب المغفرۃ مع الاصرار کالاستہزاء بالرب جل شانہ ومن ھنا قالت رابعۃ العدویۃ استغفارنا ھذا یحتاج الی استغفار (روح المعانی ج ۱ ص ۹۱)

ترجمہ :۔ استغفار کامل سے مراد محض طلب مغفرت نہیں ہے بلکہ توبہ بھی ضروری ہے اور توبہ نام ہے ماضی پر ندامت اور مستقبل میں عزم علی التقوٰی اور فی الحال معصیت سے الگ ہو جانے کا (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۳۲)

حضور استغفار کی

استغفار اور توبہ سے بندہ کو جو قرب عطا ہوتا ہے وہ قرب تسبیحات کے قرب سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں حدیث قدسی نقل کرتے ہیں لانین المذنبین احب الی من زجل المسبحین۔

ترجمہ : حدیث قدسی میں حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ گناہ گاروں کا رونا مجھے تسبیح پڑھنے والوں کی آوازوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اس قرب خاص کی حقیقت کو اس شعر میں بیان کیا گیا ہے

کبھی طاعتوں کا سرور ہے کبھی اعتراف قصور ہے
ہے ملک کو جس کی نہیں خبر وہ حضور میرا قصور ہے

اے جلیل اشک گنہگار کے یک قطرہ کو
ہے فضیلت تری تسبیح کے سو دانوں پہ
تسلی ہم گنہگاروں کو حاصل ہو گئی احمد
بجھا دیں گے جہنم کو یہ آنسو ہیں ندامت کے

(عرفان محبت)

زمین سجدہ پہ ان کی نگاہ کا عالم
برس گیا جو برستا تھا میرا خون جگر
مبارک تجھے اے مری آہ مضطر
کہ منزل کو نزدیک تر لا رہی ہے
رونے کا جب مزہ ہے کہ اے چشم خوں فشاں
ہر بوند میں لہو کی تمنا دکھائی دے

(اختر)

در جگر افتادہ ہستم صد شرر
در مناجاتم ببیں خون جگر
اے خدائے باعطا و باوفا
رحم کن بر عمر رفتہ بر جفا
یارِ شب را روز مہجوری مدہ
جان قربت دیدہ را دوری مدہ

(مولانا رومی)

آتے جس دل نے پیا خون تمنا برسوں
اس کی خوشبو سے یہ کافر بھی مسلماں ہو گئے

ترے ہاتھ سے زیر تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں
ویرانہ محبت کی تعمیر کر گئی
روداد زندگی کسی خانہ خراب کی

(اختر)

جو حیا مانع استغفار و توبہ ہو،

وہ مردود اور مذموم ہے

بعض نادان غالب کے اس شعر پر عمل کرتے ہیں

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

جو انتہائی نادانی محرومی اور جہل ہے بلکہ سفاہت ہے۔ ایک بزرگ نے اس شعر کو مسلمان کر دیا یعنی اس کی اصلاح کر دی ہے

میں اسی منہ سے کعبہ جاؤں گا
شرم کو خاک میں ملاؤں گا
ان کو رو رو کے میں مناؤں گا
اپنی بگڑی کو یوں بناؤں گا

ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون۔

(عرفان محبت)

اصرار علی الذنب کی صحیح تعریف

تفسیر روح المعانی کی روشنی میں

الاصرار الشرعی الاقامة علی القبیح بدون الاستغفار و رجوع بالتوبة اور اصرار لغوی الثبات علی الشئ ، کسی چیز پر قائم رہنا۔ اصرار شرعی سے مراد ہے کسی گناہ پر اس طرح جم جانا کہ استغفار و توبہ سے اس کی تلافی نہ کی جائے۔

بعض لوگ نادانی سے سمجھتے ہیں کہ اگر توبہ بار بار ٹوٹ جائے تو وہ اصرار میں داخل ہے حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت صاحب مشکوٰۃ نے نقل کی ہے:

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ۔
رواہ الترمذی وابوداؤد (مشکوٰۃ ص۲۰۴)

شرح ما اصر ادام علی المعصیت (مرقاۃ ج ۵ ص۲۲۵)
یعنی اصرار نہ کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ گناہ پر قائم رہنے کا نفیہ ہے۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کر لیا وہ اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے۔ اگرچہ عود کرے وہ دن میں ستر بار (گناہ کی طرف)

جیسا کہ اوپر مذکور ہوا استغفار سے مراد استغفار کامل ہے اور استغفار کامل بدون عزم التقویٰ نہیں ہوتا۔ اسی لیے قرآن پاک میں استغفروا ربکم کے بعد ثم توبوا الیہ بھی ہے۔ وھم یعلمون یہ حال ہے اور معرض تعلیل میں ہے۔ یعنی یہ لوگ معاصی پر دوام نہیں کرتے لانھم یعلمون قبح فعلھم کیونکہ اپنے سے انجام کو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دنیا اور آخرت کی دونوں حیات تباہ ہو جاتی ہے جس طرح مچھلی پانی سے دور ہو کر ہزاروں نعمتوں کے باوجود موت اور حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دریائے قرب سے جو روح نافرمانی کے سبب دور ہو جاتی ہے۔ وہ ہر وقت پریشان رہتی ہے۔ ہزاروں بری کے باوجود پریشانی نہیں جاتی۔ ؎

نگاہ اقرباء بدلی مزاج دوستاں بدلا
نظر اک ان کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا
اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری

استغفار و توبہ سے سلوک کس طرح ہوتا ہے ایک بزرگ کے اس شعر میں ملاحظہ کیجیے ؎

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

گر کر جو پڑے رہتے ہیں۔ وہی محروم منزل رہتے ہیں ورنہ اٹھ اٹھ کر چل پڑنے والے بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔

(جاری ہے)

ماہ محرم ـــــ معلومات

- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر ٹھہری۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کی مغفرت ہوئی۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک واپس ملا۔
- حضرت ایوب علیہ السلام کے مصائب دور ہوئے۔
- حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے زندہ سلامت نکلے۔
- حضرت یعقوب علیہ السلام نے چالیس سال بعد اپنے لخت جگر حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کیں
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔
- فرعون غرق نیل ہوا۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت موسوی کی یاد میں دس محرم کو روزہ رکھا اور اس کے ساتھ ایک اور دن روزہ رکھنے کو پسند فرمایا۔
- ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ہوئی۔
- اسلامی تاریخ کی دو عظیم شہادتیں شہادت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور شہادت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقع ہوئیں۔
- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلامی سیکرٹریٹ کی ابتدا کی۔
- خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا آغاز ہوا۔
- اسلامی سال نو کا ماہ محرم سے آغاز ہوا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۴ شوال ۱۱۱۴ھ چہار شنبہ کو صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے، آپ کے والد محترم حضرت شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے وقت کے ایک جلیل القدر عالم اور زبردست صوفی تھے آپ کی تربیت اپنے مخصوص انداز میں فرمائی۔ سب سے پہلے آپ پانچ سال کی عمر میں مکتب میں داخل کئے گئے جہاں آپ نے قرآن شریف کی تعلیم شروع کی، چونکہ آپ فطری طور پر علم سے دلچسپی رکھتے تھے اور روز ازل سے آپ کے فطری جوہر ربانی قابلیتوں سے آراستہ و درخشاں ہو چکے تھے اس لئے آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا اُدھر والد محترم کی خصوصی تربیت نے یہ جوہر دکھایا کہ آپ نے اس چھوٹی سی عمر میں آداب اخلاق کی منزلیں طے کرائیں جہاں تک بڑی بڑی عمر میں بھی نہیں پہنچتیں، رہن سہن، نشست و برخاست اور گفتگو کے آداب و طریقے کم سنی ہی کی حالت میں حاصل ہو گئے تھے۔

آپ کا عام قاعدہ تھا کہ اس عمر میں بھی جب کسی بڑے سے بات کرتے خواہ وہ کسی مرتبہ و درجہ کا آدمی کیوں نہ ہوتا احساس ادب سے نگاہیں نیچے جھکی ہوتی تھیں سوالات کا جواب نہایت باوقار اور متین لہجہ میں دیتے دوستوں اور ساتھیوں سے بھی گفتگو تہذیب و شائستگی کے حدود سے تجاوز نہ کرتی تھی۔

عمر کی ساتویں منزل میں پہنچے تو فارسی کی درسی کتابیں شروع کرائی گئیں اور چند ہی روز میں تمام کتابیں ختم کر ڈالیں ایک سال کے قلیل عرصہ میں فارسی کے علوم میں رسوخ حاصل کر لیا فارسی کی درسی کتب سے فراغت کے بعد صرف و نحو کی ابتدائی کتابوں پر عبور حاصل کیا، دس سال کی عمر میں آپ شرح ملا پڑھنے لگے تھے۔

آپ کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ دس سال کی عمر میں آپ صرف و نحو کے علوم پر اس طرح حاوی ہو گئے تھے کہ بڑے بڑے صرفی اور نحوی جو اپنے علم و فضل کی بناء پر عظمت و توقیر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے آپ سے ان فنون کے مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے جھجکتے تھے، اس کے بعد معقولات کی کتابیں شروع کیں یہاں پہلے ہی طبیعت خداداد پائی تھی چنانچہ جودت ذہن اور ذکاوت طبع نے اس مرحلہ کو بھی تھوڑے ہی عرصہ میں طے کرا دیا۔

چودہ سال کی عمر میں آپ کی شادی ہو گئی لیکن اس کے باوجود تحصیل علم کا سلسلہ اسی شغف سے جاری رہا، چنانچہ شادی ہی کے سال آپ نے تفسیر بیضاوی اپنے والد محترم سے پڑھی اور اس کے ساتھ ان علوم میں بھی کامل دستگاہ حاصل کی جو ان دنوں ہندوستان میں مقبول اور علماء دہلی کے زیر درس تھے۔ اسی سال والد بزرگوار سے بیعت بھی ہو گئے اور مشائخ نقشبندیہ کے سلسلہ وظائف میں مشغول ہوئے۔ علم تصوف پر آپ نے باقاعدہ تحقیق کی اور اس میں بھی مہارت تامہ کے بعد وہ رموز و نکات اور حکمات پیدا کئیں کہ بڑے بڑے مشائخ، علماء اور علماء اس کمسن صوفی کے سامنے اپنی جبین عقیدت جھکانے لگے۔

جب چودہ سال کی عمر میں تمام علوم متعارفہ و متداولہ سے فراغت حاصل کر لی، ادھر سلوک و طریقت کی منزلوں کے بھی مراحل طے کر لئے تو والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالرحیمؒ نے ایک دعوت عام کی جس میں اہل شہر اور بڑے بڑے علماء فضلاء اور قضاۃ بطور خاص مدعو کئے گئے اور اسی دعوت میں والد بزرگوار نے اپنے اس ہونہار اور لائق بیٹے کے سر پر دستار فضیلت باندھی اور درس کی عام اجازت مرحمت فرمائی! والد محترمؒ کے انتقال کے بعد آپ انکی مسند درس کے صدر نشین قرار پائے اور دینیات و معقولات کی کتب کا درس دینا شروع کر دیا تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے درس کا شہرہ ہو گیا۔ اور دور دور سے طالبان علم آپ کے پاس آکر علم کی دولت سے اپنا دامن بھرنے لگے۔

ہندوستان میں علم حدیث کی بنیاد گرچہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ڈالی، اور اسی لئے مورخین اولیت کا سہرا انھیں کے سر باندھتے ہیں، مگر برصغیر میں علم و حدیث کی ترویج و اشاعت کا اصلی سہرا خاندان ولی اللّٰہی کے سر ہے۔ اگر ہندوستان کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے اور اس وقت کے حالات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس وقت پورے ہندوستان پر جہالت و ضلالت کی تاریکی چھائی ہوئی

تھی، مسلمانوں نے علم نبوی کو بالکل ترک کر دیا تھا یہاں تک کہ اسلام بھی ان میں برائے نام باقی رہ گیا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت شیخ عبدالحق نے اس ماحول میں حدیث و قرآن کے علوم کی ترویج کی تا بحد استطاعت کوشش کی لیکن حالات اتنے بگڑ چکے تھے کہ شیخ اس خرابی و تاریکی کو دور نہ کر سکے جو صدیوں سے مسلمانوں میں جم گئی تھی اور انجام کار وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے لیکن چونکہ ہندوستان کی سرزمین کو علم حدیث کی مقدس شعاعوں سے منور ہونا تھا اس لئے ان کے انتقال کے بعد خدا نے اس عمارت کا معمار ایک اور کھڑا کر دیا جس کی بنیاد حضرت شیخ عبدالحق نے ڈالی تھی چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ کے والد محترم حضرت شاہ عبدالرحیم نے پرانی دہلی میں اس مقام پر جو آجکل "مہندیوں" کے نام سے مشہور ہے۔ ایک مدرسہ کی بنیاد مدرسہ رحیمیہ کے نام سے ڈالی جس میں علم حدیث کی باضابطہ تعلیم شروع ہوئی، طلبہ اچھی خاصی تعداد میں حدیث پڑھنے کیلئے آنے لگے اور لوگوں میں علم حدیث سے کافی دلچسپی بھی پیدا ہوگئی، مگر حضرت شاہ عبدالرحیم نے حدیث کو پھیلانے کی جتنی زیادہ سعی و کوشش کی اتنی کامیابی ان کو نصیب نہیں ہوئی۔

آخر کار حضرت شاہ ولی اللہ نے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد مدرسہ رحیمیہ میں جس کی بنیاد خود ان کے والد ماجد شیخ عبدالرحیم ڈال گئے تھے طلبہ کو درس دینا شروع کیا اور بارہ سال تک پورے انہماک اور ذوق و شوق کے ساتھ علوم نبوی کے چشمہ فیض سے نہ صرف یہ کہ ہندوستان بلکہ عرب و عجم کے طلبہ کو سیراب فرمایا۔

اگرچہ بارہ سال کے طویل عرصہ میں آپ کا علمی کمال عروج کو پہنچ چکا تھا اور دینی و عقلی علوم میں، حیرتناک حد تک ملکہ پیدا ہو گیا تھا جس کے سامنے وقت کے بڑے بڑے علماء عقیدت سے سر جھکاتے تھے۔ لیکن علم کی جویا طبیعت نے بس نہیں کی اور علم حدیث کی مزید تحصیل کے لئے دیار مقدس کے لئے رخت سفر باندھا اور مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

۱۱۴۳ھ میں آپ حرمین شریفین کی زیارت سے فارغ ہوئے، اس کے بعد کامل ایک سال تک حرم محترم اور حرم نبوی کی مجاورت کر کے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے رہے اور پھر تحصیل علم کے لئے علماء و صلحاء کی طرف متوجہ ہوئے سب سے پہلے آپ شیخ محمد وفد اللہ بن شیخ محمد بن سلیمان المغربی کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اپنے وقت کے جلیل القدر محدث اور حرمین میں استاذ العلماء مانے جاتے تھے۔ استاذ نے بڑی عزت و احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا اور شاہ صاحبؒ نے موطا یحییٰ بن یحییٰ پوری سنا کر اس کی اور شیخ محمد ابن سلیمان کی تمام روایات کی اجازت حاصل کی۔

اس کے بعد آپ شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اپنے علم و فضل زہد و تقویٰ، فصاحت و بلاغت جیسی صفات کی بنا پر اہل عرب میں بڑی عظمت کے مالک مانے جاتے تھے اور علم حدیث میں اپنا امتیازی مقام رکھتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے ان سے نہ صرف یہ کہ علم حدیث حاصل کیا اور علمی مذاکرے کر کے مزید اکتساب فیض کیا بلکہ تصوف و سلوک کے اعلیٰ منازل بھی طے کئے۔ چنانچہ وہاں سے فراغت کے بعد جب آپ رخصت ہونے لگے تو استاذؒ نے احادیث کی اجازت دی اور خرقہ خلافت اپنے ہاتھ سے پہنا کر پُر نم آنکھوں سے گرانقدر نصائح کے ساتھ رخصت کیا۔

اسی سلسلہ میں آپ شیخ تاج الدین قلعی حنفی کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور ان سے بخاری شریف کے علاوہ احادیث کی دیگر موثق کتب کی اجازت لی۔

حرمین کے جلیل القدر محدثین اور علماء کے فیوض روحانی سے بہرہ ور ہو کر اور ان کے چشمہ علم سے پوری طرح فیضیاب ہو کر آپ ۱۱۴۴ھ میں دوبارہ حج کی نعمت سے مشرف ہوئے اور ۱۱۴۵ھ کے ابتداء میں وطن کی طرف مراجعت فرما ہوئے اور ۱۴ رجب ۱۱۴۵ھ یوم جمعہ کو دہلی رونق افروز ہوئے۔

حرمین سے واپسی کے بعد آپ نے درس حدیث کو ایک مستقل مشغلہ بنا لیا یا یوں کہا جائے کہ علم حدیث کی جس روشنی سے آپ کا قلب و دماغ پوری تابانی کے ساتھ منور ہو چکا تھا اس کی شعاعیں دہلی کے مدرسہ رحیمیہ سے پھوٹ پھوٹ کر اطراف عالم کو منور کرنے لگیں اس طرح شاہ صاحب نے پوری شان و شوکت اور عزت و عظمت کے ساتھ حدیث کے مسند درس پر بیٹھ کر حدیث نبوی کے علوم و معارف کو پورے ہندوستان میں پھیلایا اور باقاعدہ اس کی اشاعت کی جس کی تنویریں آج تک ہندوستان کو پُرنور بنا رہی ہیں۔

بقیہ: مناظرہ

اس آیت کریمہ فبای حدیث بعد اللہ وآیٰتہ یومنون (ترجمہ: پس ساتھ کس بات کے پیچھے اللہ کے اور نشانیوں اس کی کے ایمان لاویں گے۔ شاہ رفیع الدینؒ) کا ترجمہ یوں بنے گا معاذاللہ الذکر: "اللہ اور اس آیات کے مرنے کے بعد کون سی بات پر وہ ایمان لائیں گے"

جو ظاہر ہے کہ سراسر غلط اور بالکل غلط ہے پس معلوم ہوا کہ اس کا معنیٰ موت نہیں بلکہ یہ ہے کہ مجھے نبوت ملنے کے بعد جو رسول آئے گا اس کا نام احمد ہو گا —— میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی لئے حضرت عیسیٰؑ نے من بعدی فرمایا یعنی "میرے بعد" اگر درمیان میں کوئی اور نبی ہوتا تو حضرت عیسیٰؑ "میرے بعد" نہ فرماتے بلکہ "اس کے بعد" فرماتے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء" کا نام دیا ہے —— (دیکھئے خاتمہ نصرۃ الحق ضمیمہ براہین احمدیہ [illegible])

لاہوری مرزائیوں کے عقائد

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی

(۱) ”مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے فریب کا رول کا گروہ مرزا غلام احمد کو نبی کہنے اور سمجھنے میں قادیانی فریق سے کم نہیں ہے۔ اور جب وہ مسلمانوں سے یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہم قادیان کے مدعی نبوت کو محض ریفارمر اور مجدد بلکہ محض ایک نیک مولوی سمجھتے ہیں تو ان کا مقصد محض دھوکا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔“

(اخبار احسان ۲۵ فروری ۱۹۳۵ء بحوالہ غلبہ حق مصنفہ قاضی محمد نذیر قادیانی)

(۲) لاہوری مرزائیوں کا مسلمانوں کو یہ بتانا کہ وہ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں سرتاپا منافقت ہے جس سے مسلمانوں کو آگاہ ہونا چاہیے۔

(اخبار سیاست ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء بحوالہ غلبہ حق مصنفہ محمد نذیر قادیانی)

(۳) ”لاہوری مرزائی قادیانیوں سے کہیں زیادہ مسلمانوں کے لئے خطرناک ہیں“ (غلبہ حق)

عقائد

ذیل میں ہم احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے جو ۱۵ مارچ ۱۹۱۴ء تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء امارت کے عہدہ پر متمکن رہے ہیں۔ کے عقائد درباره نبوت مرزا غلام احمد درج کرتے ہیں۔ جو اخبارات و رسائل ”پیغام صلح“ ”ریویو آف ریلیجنز“ میں مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

(۱) ریویو آف ریلیجنز“ جلد نمبر ۱۱ نومبر ۱۹۰۶ء کے ص ۴۳۱ پر لکھتے ہیں ”ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ جب ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں۔ اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور سے متعلق جو انہیں وعدہ دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا“

(۲) مولوی محمد علی صاحب نے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں تقریر کرتے ہوئے (جو اخبار الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی) ”ہمیں بھی اس دعا کے کرنے کا حکم ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیونکہ اگر خدا وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہیں تھا۔ تو پھر یہ دعا سکھلانے کے کیا معنی! مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے مگر ہم تو اس پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے شہید اور صالح کا رتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہئے مانگنے والا .... ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے (یعنی مرزا غلام احمد) وہ صادق تھا۔ خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔ پاکیزگی کی روح اس میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی“

(۳) ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۵ بابت مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۸۶ پر لکھتے ہیں۔ ”یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے مگر آپ کے متبعین کاملہ کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت آپ کے کسی بروز کو آنے سے نہیں روکتی۔ البتہ آپ کے بعد کوئی شریعت نہیں آسکتی“

(۴) مولوی شیر علی (قادیانی مرزائی) کو مخاطب کر کے لکھا کہ ”پھر خدا کے مرسل اور مامور کے کلام صریح کے بالمقابل یہ عامیانہ بات نہ ہے اب آپ نکالتے ہیں۔ (پیغام صلح ۱۳ اپریل ۱۹۱۴ء)

(۵) ”ہم ایک نبی کے سلسلہ کے ممبر ہیں“

(پیغام صلح ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء اداریہ کا عنوان)

(۶) ”اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں تو وہ قرآن شریف کے ذریعے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کیلئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی والی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں جیسا کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔

مگر اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا کیونکہ شریعت قرآن کے ذریعے کامل ہو چکی ہے۔ ہاں مگر اب کوئی ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکیٹ لیتے۔ اور مہر رکھتا ہو“ (ریویو آف ریلیجنز ماہ جولائی ۱۹۲۷ء ص ۲۲۱)

(۷) ۱۹۰۳ء میں مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے گورنری عدالت میں استغاثہ دائر کر رکھا تھا کہ ان کو مرزا صاحب نے کذاب کہہ کر ازالہ حیثیت عرفی کا ارتکاب کیا ہے۔ مولوی کرم الدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت احمدیہ لاہوری فریق) کو بطور گواہ استغاثہ عدالت میں پیش کر دیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے عدالت میں حاضر ہو کر باقرار صالح یہ بیان دیا کہ ”مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے“۔

”مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہوتا ہے۔“

(مسل مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب جہلمی ورق نمبر ۴۴)

(۸) ”دنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جانے کے وقت خدا تعالیٰ خاص فضل و رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ اسی قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرماتا رہا۔ اسی قانون کے مطابق مسیح علیہ السلام کے چھ سو برس بعد حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر اسی قانون اور پیشگوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود کو قادیان میں نازل فرمایا۔ جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد ہے“

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۷ نمبر ۳ ص ۱۹۱ اور منکرین خلافت کا انجام ص ۲)

(۹) ”ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے۔ دو باتوں پر زور دیا ہے اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں۔ بعینہٖ اسی قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا ہے۔“

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۲ ص ۲۶۵)

(۱۰) ”انبیاء علیہم السلام شہرت پسند نہیں ہوتے ... چنانچہ یہی حالت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص کو خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مامور اور نبی بنا کر کے بھیجا ہے وہ بھی شہرت پسند نہیں ..... یہی قدیم سے انبیاء کی چلی آئی ہے“

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۳ ص ۱۲۳)

”جھوٹے مدعی نبوت کو مہلت نہیں دی جاتی بلکہ اسے ہلاک کر کے نیست و نابود کیا جاتا ہے۔ اس طرح مرزا صاحب سے ساتھ نہیں کیا۔ پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کے مذکورہ قوانین کی رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا بلکہ صادقوں اور سچے رسولوں والا سلوک کرتا ہے اس کی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے کلام کی خلاف ورزی کرنا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکے گی“

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۷ ص ۲۹۴)

بقیہ: مکتوب لندن سے

کے نتیجے میں ہماری نئی نسل [illegible] کی آغوش میں پناہ ڈھونڈے گی ـــــ

دو متحارب گروہوں کا مقابلہ

مانچسٹر کی مرکزی جامع مسجد میں عید الاضحیٰ کے موقع پر مسلمانوں کے دو متحارب گروہوں میں ہاتھا پائی ہو گئی اس انتشار کی وجہ عیدین کے مسئلے پر اختلاف تھا بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جب سے قادیانیوں کے خلاف لندن میں عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اس وقت سے قادیانیوں نے اپنی سرگرمیاں تیز سے تیز تر کر دی ہیں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کیلئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت یہ سرگرمیاں انجام دی جا رہی ہیں تاکہ مسلمان قادیانیوں کے خلاف اپنی آواز بلند کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی گردن پر ہاتھ رکھیں اور ان کی ساری سرگرمیاں اور توانائیاں ایک دوسرے کے خلاف ختم ہو جائیں۔ مانچسٹر کے تمام مسلمانوں نے اس واقعہ پر رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں تاکہ قادیانی گروہ کا تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام مل کر مقابلہ کر سکیں ـــ اگر ہم ہی آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو جائیں تو اس سے مسلمانوں کی اجتماعی قوت ختم ہو جائے گی اور یہی قادیانی گروہ چاہتا ہے۔ لہٰذا اس مناقشے کو ہمیں ختم کر کے اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کریں۔

بقیہ: [illegible]

تو خود اپنی کتابوں سے اس مسئلہ پر گفتگو کریں۔ مولانا نے کہا کہ قادیانی جماعت کو مسٹر بھٹو مرحوم کی حکومت میں پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں بلایا گیا اور موقع دیا گیا مرزا ناصر معہ پوری پارٹی کے وہاں گئے لیکن منہ کی کھائی اور خود کو مسلمان ثابت نہ کر سکے۔ دوبارہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی حکومت میں عدالت میں گئے ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوئے اب لندن والوں کی گود میں بیٹھ کر مسلمان کہلوانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا مرزا طاہر کے دادا مرزا قادیانی نے ملکہ وکٹوریہ کی شہ پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور نہ معلوم کیا کیا دعوے کئے جو سب کے سب جھوٹے ثابت ہوئے ملکہ وکٹوریہ کو جو خطوط مرزا قادیانی نے تحریر کئے وہ خط و کتابت آج بھی قادیانی کتابوں میں موجود ہیں ان خطوط اور دوسری تحریرات سے آج بھی یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی ایک شریف انسان بھی نہیں تھا۔ میں مرزا طاہر کو چیلنج دیتا ہوں کہ لندن کے شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دیوار آہنی پر پتھر پھینکنے کی حماقت نہ کریں مرزا قادیانی کی کتابیں موجود ہیں وہ ملک میں آئیں اور ثابت کریں کہ مرزا قادیانی اصل میں کیا تھا

مناظرہ

ایک قادیانی کے پانچ سوال

اور

ان کا جواب

تحریر: ندیم رانا

اعتراض نمبر ۲

سورۃ صف پارہ ۲۸ رکوع ۱۰ کی اس آیت

من بعدی اسمہٗ احمد فلما جاء ھم بالبینٰت قالوا ھذا سحرٌ مبین کا جواب دیں۔

جواب

سوال بالکل مبہم اور نامکمل ہے سوال میں اتنی وضاحت تو ہونی چاہیے کہ اس آیت سے آپ کی کیا مراد ہے؟ غالباً آپ یہ چاہتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے "احمد" کے نام سے جس رسول پاک کی بشارت دی ہے اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ "مرزا غلام احمد قادیانی" ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

دعوۃ ابیکم ابراھیم وبشارۃ عیسٰی۔

یعنی میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

دعائے ابراہیمی کا ذکر سورۃ البقرۃ رکوع ۱۵ میں اس طرح ہے ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم (اے اللہ بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں سے) اور بشارۃ عیسٰی ابن مریم کا ذکر سورۃ الصف پارہ ۲۸ کی اس آیت میں ہے۔ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد (خوشخبری دینے والا ساتھ اس ایک رسول کے کہ میرے بعد آئے گا نام اس کا احمد ہوگا)

اب ہم قرآن پاک سے پوچھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کا مصداق کون ہے؟

سورۃ الاعراف پارہ ۹ رکوع ۹ میں ہے۔

الـذین یتبعون الـرسول النبی الامی الذی یجدونہٗ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل۔

"وہ لوگ پیروی کرتے ہیں رسول کی جو نبی ہے ان پڑھا (امی) وہ جو پاتے ہیں اس کو لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ توریت اور انجیل کے۔"

(ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ)

اس کی تفسیر حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلویؒ نے اسی مقام پر حاشیے میں یوں فرمائی ہے۔

"حضرتؐ کو پہلی کتابوں میں نبی امی بتایا تھا۔ دو معنوں سے ایک تو بن پڑھے تھے اور دوسرے ام القریٰ سے پیدا ہوئے یعنی مکے سے۔"

ترجمہ اور تفسیر سے معلوم ہوا کہ توریت اور انجیل میں جس کا ذکر تھا وہ نبی امی سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ توریت حضرت موسٰی علیہ السلام اور انجیل حضرت عیسٰی علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے۔

اس کے بعد چھبیسویں پارے سورۃ الفتح کے آخری رکوع میں ہے۔

"محمد رسول اللہ والذین معہٗ اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل"

ترجمہ:۔ محمد رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اوپر کفار کے، رحم دل ہیں درمیان اپنے، دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے، چاہتے ہیں فضل خدا کا اور رضامندی اس کی نشانی ان کی بیچ منہ ان کے کے ہے اثر سجدہ کے سے، یہ ہے صفت ان کی بیچ توریت کے اور صفت ان کی بیچ انجیل کے۔"

(ترجمہ: شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ)

اس آیت کریمہ میں نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ آپ کے صحابہ کرامؓ کی صفات اور نشانیاں بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ان کی یہ نشانیاں توریت اور انجیل میں بھی موجود ہیں۔ بات واضح ہوگئی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت اسمہٗ احمد کا مصداق صرف اور صرف تاجدار ختم نبوت رحمۃ العالمین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ کہ کوئی اور۔ چنانچہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو یوں بیان فرمایا:۔

اسمی فی القرآن محمد و
فی الانجیل احمد

"میرا نام قرآن میں محمدؐ ہے اور انجیل میں احمد ہے" (خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۷۸، شرح الشفاء ج اول صفحہ ۴۸۹، مواہب اللدنیہ ج اول صفحہ ۱۹۴)

قرآن ــــــ وحدیث کے بعد بھی اگر کوئی شخص مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو قرار دیتا ہے تو اس سے بڑی ڈھٹائی اور کوئی نہیں ہو سکتی یہ تو قرآن پاک اور احادیث مصطفیٰؐ میں معنوی تحریف کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی خود ساختہ اور من گھڑت تفسیر ہے۔

دوسرے طریقے سے

مرزا غلام احمد قادیانی کا نام احمد نہیں تھا۔ بلکہ غلام احمد تھا (مضاف الیہ) جیسا کہ مرزا صاحب نے خود لکھا ہے۔

"میرا نام غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ"

(کتاب البریت صفحہ ۱۳۴ حاشیہ)

جس کا نام ماں باپ نے غلام احمد رکھا وہ "احمد" کیسے بن گیا؟

مرزا صاحب نے تیرہ سو کا عدد پورا کرنے اور تیرہویں صدی کا مجدد بننے کے لیے اپنے نام غلام احمد میں بھی "قادیانی" کا اضافہ کر دیا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"دیکھو یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی یہ تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔ اور وہ نام یہ ہے "غلام احمد قادیانی" اسی نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔"

مرزا قادیانی کی رائے

یہاں میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ قادیانی حضرات لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے بارے میں کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا نام احمد تھا۔ آیئے دیکھیں کہ مرزا صاحب اس بارے میں کیا کہتے ہیں:

"تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی صلعم کے دو نام ہیں ایک محمد صلعم اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے ...... دوسرا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک اجمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵)

ان واضح حقائق کے بعد کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ خواہ مخواہ کھینچا تانی کر کے اس آیت کریمہ کا مصداق مرزائے قادیان کو قرار دے۔

ڈھکوسلہ

قادیانی کہتے ہیں کہ من بعدی کا معنیٰ موت ہے یعنی جب میں مر جاؤں گا اس وقت وہ رسول آئے گا؟

قادیانیوں کی عجیب عادت ہے کہ کہاں تو وہ یہ ثابت کرتے نہیں تھکتے کہ آیت "من بعدی" کا مصداق مرزا قادیانی ہے اور جب وہ دلائل سے عاجز آ جاتے ہیں تو پھر اسی آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور یہی ان کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے کیونکہ جھوٹے کے کلام میں تناقض ہوتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بیشک متناقض ہوتا ہے"

(ست بچن صفحہ ۳۰)

جہاں تک "من بعدی" کے معنی موت کا تعلق ہے۔ اگر درست تسلیم کر لیا جائے تو قرآن پاک

باقی صفحہ ۱۴ پر

بقیہ: ۔۔۔ ایک تھا بادشاہ

تھی اور سلطان فیروز نے انہیں ترک کر دیا مگر مشتے نمونہ از خروارے ہم بھی بیان کئے دیتے ہیں شاید ارباب حکومت ہی سے کسی پڑھے لکھے کے کام آئے۔

(۱) سلاطین پیشین کے خلوت خانوں میں جانداروں کی تصویریں منقش کی جاتی تھیں۔ فیروز شاہ نے اس غیر مشروع فعل کو ترک کر کے صرف مناظر فطرت کی نقاشی کی اجازت دی۔

(۲) سلاطین قدیم کے محلات میں طرح طرح کے اور لکڑی وغیرہ کے خیمے اور بت موجود رہتے تھے سلطان فیروز شاہ نے خوف خدا کی وجہ سے ان سب کو محلات سے اٹھوا دیا۔

(۳) سلاطین قدیم چاندی اور سونے کے ظروف استعمال کرتے تھے۔ سلطان نے یہ خلاف شرع فعل چھوڑ دیا اور پتھر اور مٹی کے برتن استعمال کرنے شروع کر دیئے۔

(۴) مراتب کے علم و نشانات پر سے جانوروں کی تصویریں بنوانی موقوف کر دیں۔

(۵) دانگانہ کو (ایک قسم کا محصول چونگی) خلاف شرع ہونے کی وجہ سے بند کر دیا۔

(۶) دہلی میں زمینوں اور مکانات پر جو سرکاری ٹیکس وصول ہوتا تھا وہ خلاف شرع سمجھ کر چھوڑ دیا

(۷) محصول جزاری (جو قصابوں سے وصول ہوتا تھا) موقوف کر دیا۔

(۸) بیگار لینا قطعاً بند کر دیا۔ کیونکہ شرع شریف میں یہ جائز نہیں۔

غرض اس حکیم و بردبار اور پابند شرع بادشاہ نے تیس لاکھ تنکہ (ایک سکہ) کا نقصان تو برداشت کرنا منظور کر لیا۔ مگر خلاف شرع محاصل باقی نہ رکھے اور یہ تیس لاکھ تنکے وصول ہونے والے کل محاصل کا بیسواں حصہ تھے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ایک تاریخی خاکہ

ایک تھا بادشاہ

حضرت علامہ طالوت ملتانی کی ایک یادگار تحریر

سپہ سالار رجب

سلطان علاؤالدین کا زمانہ تھا۔ دہلی مرجع خلائق بنی ہوئی تھی۔ ایران و خراسان کے اہل سیف و اہل قلم خصوصاً اپنی قسمت آزمانے اور اپنے جوہر دکھانے کے لیے دہلی کا رخ کر رہے تھے۔ انہیں دنوں تغلق، رجب اور ابوبکر تین بھائی خراسان سے چل کر سلطان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جوہر شناس سلطان کو ان تینوں میں شجاعت و بسالت کے آثار دکھائی دیئے اور اس نے تینوں کو شاہانہ نوازشات سے سرفراز فرمایا۔ کچھ روز مصاحبت میں رہ کر جب تینوں نے اپنا اعتماد سلطان کے دل میں جما لیا اور سلطان نے قیافہ سے ان تینوں میں بزرگی و جواں مردی کے اوصاف معائنہ فرمائے۔ تو تغلق کو صوبہ دیپالپور کا گورنر بنا دیا۔ اور دوسرے دونوں بھائیوں کو اس کی مدد کے لیے اس کے ساتھ رہنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ تغلق نے ابوبکر کو مشیر اور رجب کو اپنا سپہ سالار بنا دیا۔

کدبانو

سلطان تغلق نے اپنے بھائی سپہ سالار رجب کی خانہ آبادی کے متعلق جب اپنے مشیروں سے مشورے کیے تو قرعۂ فال رانا مل بھٹی کے نام پڑا جو نواح ابوہر کا راجہ اور بڑا جاگیردار تھا۔ مگر جب رانا مل کو اس نسبت کے لیے پیغام بھیجا گیا تو انتہائی نخوت و غرور کا اظہار کرتے ہوئے اس نے اس نسبت کو نامنظور کیا۔ اور بہت ناشائستہ کلمات بھی زبان سے نکالے۔ سلطان کو قدرتاً یہ ناگوار معلوم ہوا۔ اور اس نے فوراً رانا مل کے علاقہ کا رخ کیا۔ سالانہ خراج جو معین تھا وہ بیک وقت نقدی کی صورت میں اس سے طلب کیا جس کی ادائیگی سے رانا مل نے اپنے آپ کو عاجز پا کر اس نے براہ راست رعایا سے وصول کی تجویز پیش کی۔ جب اس علاقہ کے تمام مقدم چودھری طلب کیے گئے۔ اور ان سے خراج طلب کیا گیا تو وہ بھی یکمشت نقد دینے سے عاجز آ گئے۔ چنانچہ سختی ہونے لگی اور نوبت لوگوں کو زدوکوب کرنے تک جا پہنچی۔ جب رعایا زیادہ تنگ ہوئی تو رانا مل کو بھی تکلیف ہوئی۔ اور اس نے اپنے گھر میں مایوسی و ناامیدی کے کلمات زبان سے نکالے۔ رانا مل کی والدہ اس صورتحال سے متاثر ہو کر زار زار رونے لگی اور سلطان کو کوسنے لگی۔ رانا مل کی لڑکی جس کا نام نائلہ تھا اپنی دادی سے پوچھنے لگی کہ کیا بات ہے اور یہ گریہ وزاری کیوں بپا ہے۔ دادی نے جواب دیا یہ سب کچھ تیری وجہ سے ہے۔ اگر تو نہ ہوتی تو سلطان ہماری رعایا پر یوں ظلم نہ کرتا۔ لڑکی سمجھ دار اور فطین تھی۔ اس نے دادی سے کہا اگر میرے سپرد کر دینے سے ساری رعایا ظلم سے بچ سکتی ہے تو میں اپنی قربانی دینے کو تیار ہوں آپ لوگ سلطان کا پیغام قبول کر لیں۔ نائلہ کی دادی نے نائلہ کی بات رانا مل تک پہنچائی تو اس نے اسی میں اپنی خیر دیکھی کہ نائلہ کی بات پر عمل کر لیا جائے۔ چنانچہ اس نے سلطان کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ مجھے یہ نسبت منظور ہے۔ سلطان نے ہر قسم کے دار و گیر کو ختم کر کے سپہ سالار کی شادی کی تیاری شروع کر دی۔ نائلہ جب سپہ سالار رجب کے گھر پہنچی تو اس کا نام بی بی کدبانو تجویز ہوا۔

یتیم فیروز

کدبانو سے شادی کے بعد ایک چاند سا بیٹا اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا جس کا نام سپہ سالار رجب نے فیروز رکھا۔ ابھی فیروز سات ہی سال کا تھا۔ کہ قضائے الٰہی سے سپہ سالار رجب چل بسے۔ کدبانو نے انتہائی دل سوزی سے شوہر کا ماتم کیا اور رو رو کر یہ کہتی رہی کہ اب میں اس یتیم کی پرورش کیسے کر سکوں گی۔ اور خدا جانے اس کی قسمت میں کیا لکھا ہے۔ آہ میرے یتیم لعل کا کیا بنے گا۔ جب سلطان تغلق کو کدبانو کے حالات کا علم ہوا تو اس نے کہا بی بی تم صبر کرو یہ میرا بھتیجا ہے آج سے میں فرزند بناتا ہوں اور اس کی تربیت میں خود اپنی اولاد کی طرح کروں گا۔ جب تک میری زندگی باقی ہے۔ کسی اندیشہ و فکر کا مقام نہیں۔ سلطان تغلق نے جس طرح اپنے بیٹے سلطان محمد کی طرح اس نے فیروز کو بھی آئین تاجداری اور قوانین جہانداری سے اچھا اچھا واقف کیا۔ اور سلطان

تغلق کے بعد سلطان محمد نے بھی اس کی پوری پوری نگہداشت کی۔

تین بادشاہ اور چار فقیر

جس زمانے میں سلطان تغلق دیپالپور کا جاگیردار تھا۔ پاکپتن شریف میں حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ کے نبیرہ شیخ علاؤالدینؒ کی خدمت میں حاضر ہوا سلطان محمد تغلق اور فیروز بھی سلطان کے ساتھ تھے۔ شیخ کے پاس کچھ کپڑا موجود تھا۔ انہوں نے ساڑھے چار گز کی پگڑی سلطان تغلق کو عنایت کی۔ ستائیس گز سلطان محمد کو عطا فرمائی۔ اور چالیس گز کی یتیم فیروز کے سر پر بندھوا دی۔ حالانکہ سلطان ان سب کا بزرگ تھا اسے سب سے بڑی دستار ملنی چاہیے اور سب سے کم یتیم فرزند کو کیونکہ وہ تو ابھی بچہ ہی تھا۔ مگر چونکہ شیخ کا مقصود بادشاہی کے سالوں کی طرف اشارہ کرنا تھا۔ اس لیے جتنے سال کسی کے بادشاہی کے تھے اتنے ہی گز دستار اسے عنایت ہوئی اور جب یہ حضرات شیخ کے پاس سے واپس ہوئے تو شیخ فرمایا تینوں صاحب تاج و تخت ہونگے اسی طرح یہ تینوں حضرات جب شیخ شرف الدین قلندرؒ پانی پتی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شیخ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ پہلے تینوں مہمانوں کو کھانا کھلاؤ۔ خادم نے حسب دستور خانقاہ تینوں حضرات کا کھانا ایک ہی برتن میں لاکر رکھا اور کھانے لگے۔ شیخ نے دیکھا تو فرمایا الحمد للہ کہ دونا ایک ہی برتن میں کھانا کھا رہے ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ دو بادشاہ درا قلیمے نگنجد والا معاملہ یہاں نہیں اسی طرح فیروز اپنے بچپن میں حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کی خدمت میں جب غیاث پور حاضر ہوا تو شیخ کو فیروز کی نیاز اور خدمت بہت پسند آئی آپ نے فیروز سے نام پوچھا تو فیروز نے عرض کیا بندے کو کمال الدین کہتے ہیں کمال الدین فیروز کا لقب تھا شیخ نے فرمایا۔ ع
یہ کمال و دولت بہ کمال و تجمل ال
غیاث الدین تغلق کے بعد محمد تغلق تخت نشین ہوا اور فیروز اپنے چچازاد بھائی کی معیت میں رہنے لگا۔ جب آخر زمانہ میں محمد تغلق ایک بغاوت انگیز گروہ کے تعاقب میں ٹھٹھہ روانہ ہوا تو فیروز اور حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی بھی ان کے ساتھ تھے۔ سلطان محمود جب ٹھٹھہ میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ تو فیروز کے متعلق مشورے ہونے لگے شیخ نصیر الدین نے فیروز کو پیغام بھیجا کہ اگر تم وعدہ کرو کہ اپنے خلق سے مخلوق کے ساتھ عدل و انصاف کروگے تو ہم تمہاری بادشاہی کے لیے دعا کرتے ہیں۔ ورنہ ان بے کس بندگان خدا کے لیے کوئی دوسرا فرمانروا طلب کیا جائے گا۔ فیروز نے جواب بھیجا میں خلق میں انصاف کے ساتھ حکومت کروں گا۔ حلم و بردباری سے کام لوں گا۔ اور اتفاق اور محبت سے ان پر حکمران رہوں گا۔ شیخ نے جب یہ جواب سنا تو فرمایا کہ ہم تمہاری حکومت اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں چنانچہ ان چاروں اولیاء اللہ کے فرامین کے مطابق سپہ سالار رجب اور کدبانو کا یتیم بیٹا فیروز سلطان محمد تغلق کے بعد سلطان فیروز شاہ تغلق کے نام سے سریر آرائے سلطنت ہوا جس کا عہد حکومت حلم و بردباری اور مروت و خلق کا عہد حکومت ہے اور آج تک مورخ فیروز شاہ کو نہایت حلیم و بردبار اور باحوصلہ و بامروت بادشاہ شمار کرتے ہیں۔

دو شعر

جس فیروز شاہ کو اتنے بڑے اولیاء اللہ کی تائید حاصل تھی اس نے دنیا پر اور مخلوق خدا پر کس انصاف سے حکومت کی اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیجیے جو عفیف سراج نے اپنی تاریخ فیروز شاہی میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں سلطان فیروز شاہ نے کوشک نزول میں جو شہر فیروز آباد کے دربدر واقع ہے۔ سلاطین سلف کے دستور قلمبند کرائے اور اس مقام پر تحریر کرادیا کہ قدیم فرماں روایان عالم نے اس شعر میں حکمرانی کی بنا رکھی اور اسی شعر کو اپنا ہادی و مقتدا بنایا۔

ملک را گر قرار میخواہی
تیغ را بے قرار باید داشت

اس کے بعد فیروز شاہ نے اپنے حالات قلمبند کرائے اور لکھا کہ اگرچہ سلاطین سلف نے اس شعر کو اپنا دستور العمل بنایا۔ لیکن یہ خطرہ ان کے قلب میں نہ گزرا کہ ملک صرف پروردگار عالم کی عنایت سے قائم و برقرار رہتا ہے اور یہ خیال نہ کیا کہ بیچاری ماں بیحد تکلیف کے ساتھ بچے کو پیدا کرتی ہے۔ اور نو ماہ محنت و مشقت سے حمل کا زمانہ بسر کرتی ہے۔ ڈھائی سال آغوش میں لے کر دودھ پلاتی ہے اور ولادت کی تمام تکالیف کو برداشت کرتی ہے۔ ایسی حالت میں یہ ہرگز زیبا نہیں ہے کہ کسی جاندار کو بے جان کر دیا جائے اور پھر فرمایا میں نے اس شعر کو دستور العمل قرار دیا ہے۔ ؎

نگہ کن کہ چوں مادر مہر سنج
براں طفل خود چند برداشت رنج

چونکہ میں نے اس شعر کو اپنا شعار بنایا ہے اور تمام حاجت مندوں کی ضرورت انصاف و عدالت کا ساتھ پورا کرتا ہوں اس لئے پروردگار عالم نے بغیر شمشیرزنی کے اس قدر میرا رعب و خوف قلوب میں پیدا کر دیا کہ تمام خاص و عام نے میری اطاعت قبول کر لی اور میری جانب بڑھ کر میرے ارگرد جمع ہوگئے
تاریخ فیروز شاہی ص۱۷۱ و ص۱۸۰

ترک نامشروعات

تاریخ فیروز شاہی کا مصنف سراج عفیف لکھتا ہے کہ
”سبحان اللہ چونکہ بادشاہ کے قلب میں علماء و اولیاء کی محبت جاگزین تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کی پیشانی پر انوار ولایت کو روشن و آشکار فرمایا ہر رسم و رواج جو خلاف شرع نظر آیا اس کو قطعاً موقوف کر دیا اور تمام عمال و حکام کے نام تاکیدی فرامین اس مضمون کے روانہ کئے کہ کسی قسم کا غیر مشروع محصول بھی رعایا سے وصول نہ کیا جائے۔ ص۲۵۳

تاریخوں میں اگرچہ ان نامشروعات کی بہت بڑی فہرست مذکور ہے جو فیروز شاہ سے پہلے رائج

باقی ص۱۲ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مکتوب لندن

محمد اقبال رنگونی نمائندہ خصوصی

عالمی ختم نبوت کانفرنس کے دور رس اثرات
ظفر اللہ قادیانی ـــــ صدر ضیا کی عیادت اور تعزیتی پیغام
رسول اکرمؐ کی شان میں انگریز مصنف کی دلآزار حرکت
عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر دو گروہوں میں تصادم

عالمی ختم نبوت کانفرنس کے اثرات بہت اچھے رہے ہیں اور اب ہر شخص قادیانیوں کے جرائم و مکائد سے واقف ہو چکا اور ہو رہا ہے۔ اگر اسی طرح حضرات اکابر ہماری سرپرستی فرماتے رہیں تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب قادیانیت اپنے مکروہ چہرے کو ہر جگہ چھپانے پر مجبور ہو جائے گی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کا دورہ نہایت کامیاب رہا ہے۔ ہر جگہ آپ کی تقاریر، درس، اور بیانات سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انکے پچھلے دنوں یہاں تشریف آوری سے حضرات علماء کرام کیلئے ساتھ [illegible] دیا اور قادیانی دجل اور فریب کو [illegible] کیا۔ آپ نے علماء کرام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ اب قادیانی گروہ اپنے اصل عقائد پر پردہ ڈالنے کیلئے اپنی پرانی کتابوں کو تصنیفات کی نذر کر رہے ہیں جن میں ان کے گمراہ کن عقائد درج ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے جان چھڑانے کی واحد وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی نئی نسل کو اپنے دام فریب میں پھانسنے کیلئے ان پرانی کتابوں کو نذر آتش کر دیا جائے۔ ان کے خیال میں شاید نہ رہے بانس نہ بجے بانسری کا مصداق ہوگا۔ اور وہ اسکی بھرپور کوشش کر رہے ہیں لہذا آج نہیں تو دس سال کے بعد وہ اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں اگر علماء ملت نے اس پر بروقت توجہ نہ کی لہذا قادیانی کتب کے حوالے اور ان کی اصلی کتابیں اپنے پاس محفوظ رکھنے کی سخت ضرورت ہے انشاء اللہ کوشش ہوگی کہ قادیانیت سے متعلق اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں ایک مختصر مگر جامع کتابچہ تیار کیا جائے اور ان تمام حوالوں کو محفوظ کر دیا جائے۔

○ ــــ مسٹر ظفر اللہ خان قادیانی کے آنجہانی ہونے کی اطلاع اردو اخبارات کے ذریعہ ملی جس کم جہاں پاک۔ اس نے مسلمانوں اور خصوصاً پاکستانی عوام کے ساتھ جو کھیل کھیلا ہے وہ کسی تبصرے کا محتاج نہیں، ہفت روزہ ختم نبوت اور دیگر رسائل و جرائد کے قارئین اس سے بخوبی واقف ہیں کہ اس نے اپنے دور وزارت میں قادیانی گروہ کے لوگوں کو مالک غیر میں اعلیٰ عہدے پر فائز کیا اور پاکستان کی بہ نسبت اپنے گروہ کی اس نے حمایت و نصرت کی۔ قائد اعظم محمد علی جناح صاحب مرحوم جو ہر پاکستانی کے نزدیک ایک قابل احترام شخصیت ہیں ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا وغیرہ اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ وہ نہایت ہی غالی قسم کا قادیانی تھا خیر وہ اب ذوالجلال کے حضور پہنچ چکا اور اپنے انجام کو دیکھ چکا ہے۔

○ ــــ اس کے ساتھ ہی ہمیں اس سلسلے میں صدر پاکستان جناب ضیاء الحق صاحب کی خدمت میں بھی چند گزارشات پیش کرنی ہیں۔ صدر صاحب کیلئے میرے دل میں بہت احترام ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ جو کچھ کہیں اور کریں ہمیں کہنے کا کوئی حق نہیں؟ ہمیں ضرور حق ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں پہلی بات تو یہ کہ صدر پاکستان مسٹر ظفر اللہ کے آنجہانی ہونے سے قبل ان کی عیادت کو گئے اور ان کے ساتھ بڑی عزت کے ساتھ پیش آئے وغیرہ وغیرہ شاید صدر صاحب کا مقصد اس سے یہ ہو کہ مسٹر ظفر اللہ پر اسکا اخلاقی طور پر اچھا اثر رہے گا۔ اور اسے اس طرح کچھ عقل آ جائے گی۔ مگر افسوس کہ صدر صاحب کی نظروں سے یہ بات کیوں مخفی رہی کہ مسٹر ظفر اللہ کوئی ان پڑھ نہیں تھا اسکے سامنے واضح طور پر اسلامی عقائد اور اسلامی تعلیمات موجود تھیں اور وہ اس بات سے بھی اچھی طرح واقف تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے لڑکے مرزا محمود وغیرہ کے اعمال کیسے تھے؟ اور یہ کس کردار کے لوگ تھے اور یہ مذہب کیا مذہب ہے؟ مگر اس کے باوجود قادیانی مذہب پر قائم رہنا اور اس کو اپنا دین و مذہب ماننا دراصل اسکی بدبختی پر ایک مہر تھی۔ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم۔ پہلے صدر صاحب کی اس بات کو بھی تسلیم کر لیتے ہیں کہ ان کا اخلاقی فرض تھا۔ لیکن اس کے آنجہانی ہونے کے بعد صدر اور وزیر اعظم کا ان کے بارے میں مرحوم کا لفظ لکھنا اور اسکی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا حیرت بالائے حیرت ہے۔ روزنامہ وطن لندن کی ۲ ستمبر کی

اشاعت میں ہے کہ صدر ضیاء اور وزیر اعظم جونیجو نے سر ظفر اللہ خان کی وفات پر اظہار تعزیت کیا ہے مرحوم کی بیٹی کے نام اپنے تعزیتی پیغامات میں صدر اور وزیر اعظم نے چوہدری ظفر اللہ خاں کی ملی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ صدر نے اپنے پیغام میں کہا کہ سر ظفر اللہ خاں ایک بڑے مدبر تھے اور انہوں نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے مرحوم نے کئی بین الاقوامی کانفرنسوں اور اقوام متحدہ میں بڑے موثر طریقے سے پاکستان کی نمائندگی کی ـــــــ الخ

اگر مرحوم کا لفظ اخبار کے ایڈیٹر یا ان کے کسی نمائندے کا ہے تو ہمیں نہایت افسوس اور دکھ ہے اور اگر صدر صاحب نے اس طرح پیغام دیا ہے جیسا کہ آخری سطروں میں ان کی جانب یہ الفاظ منسوب ہیں تو ہم اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں۔

جس باغ کا مالی ہی ... آنکھ مچولی کرتا ہو
اسے بلبل ناداں تو ہی بتا انجام بہاراں کیا ہوگا۔

صدر پاکستان جنہوں نے کچھ عرصہ پہلے قادیانیوں کو کافروں سے بدتر سمجھنے کا ببانگ دہل اعلان کیا تھا اور ان پر اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے پر پابندی لگا دی تھی مگر خود ہی اس کی خلاف ورزی کریں یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس پر اگر علماء کرام گرفت فرماتے ہیں تو ان کی یہ گرفت آپ ہی کے فعل پر ہوتی ہے اپنی طرف سے کوئی الزام نہیں دیتے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

مرحوم کا لفظ مسلمانوں کیلئے مناسب ہے غیر مسلموں کے بارے میں آنجہانی وغیرہ کہہ سکتے ہیں لیکن ایک غیر مسلم کو مرحوم کہنا نہ صرف پاکستان کے تمام مسلمان عوام کی توہین ہے بلکہ اسلام کی تعلیم کی بھی سراسر خلاف ورزی ہے۔ اس سے پاکستان کے تمام مسلمانوں کے سر ذلت سے جھک گئے ہیں اور ہمیں بھی اسکا بہت دکھ ہوا ہے۔

غیر محرم رسوا ہوا پیر حرم کی کم نگاہی سے۔

ہم امید کریں گے کہ جناب صدر اور جناب وزیر اعظم اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ مرحوم کا لفظ ان کا ہے یا اخبار والوں کا خانہ زاد ہے۔ اگر ان کا ہے۔ تو انہیں عوام سے معافی مانگنی ہوگی۔ اور اگر اخبار والوں کا ہے تو انہیں تنبیہ کرنی ہوگی کہ آئندہ کے نام سے اس قسم کی غیر شرعی حرکت کا ارتکاب کرنے سے گریز کریں   وما علینا الا البلاغ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایک انگریز مصنف کی گستاخی

رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے متعلق غیر مسلموں کی طرف سے من گھڑت داستانیں شائع کرنے اور دین اسلام کے خلاف ایک تازہ ذہن بنانے اور مسلمان نوجوانوں کو اسلام سے متنفر کرنے کا کام عرصہ دراز سے جاری رہا ہے کبھی غیر مسلم جہاد کے ذریعے مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں تو کبھی رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں پر اعتراض کرکے دین اسلام کا تمسخر اڑاتے ہیں اس سازش میں عیسائی یہودی دانشور اور ماہر تعلیم کے علاوہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں شامل ہونے والی جماعتیں اور فرقے بھی ہیں حال ہی میں یہاں برطانیہ میں ایک کتاب اسی سلسلے میں شائع کی گئی اور اس میں دین اسلام کو جس قدر مسخ کرکے پیش کیا جا سکتا تھا پیش کیا گیا۔ اس کتاب کا نام ہسٹری ان دی میکنگ دی میڈیول ورلڈ ہے۔ یہ کتاب یہاں کے اسکول میں گیارہ سال سے لیکر بارہ سال کی عمر کے بچوں کو پڑھائی جاتی ہے۔ برمنگھم شہر کے گرامر اسکول کی تمام شاخوں میں باقاعدہ داخل نصاب ہے اس کتاب میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے متعلق ایک باب ہے جس میں وحی اور نزول قرآن سے متعلق لغو، بے سروپا اور گمراہ کن مواد موجود ہے اس کتاب کے مصنف جے۔ اے۔ پی جونز ہیں جو یونیٹس کاونٹی ہائی سکول چیشائر کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اس گستاخ مصنف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ معاذ اللہ آپ ایک لاوارث انسان تھے جنہوں نے اپنی زندگی کا آغاز بازار میں چیزوں کی خرید و فروخت جیسے عامیانہ کاموں سے کیا۔

اسی طرح غار حرا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بھی صریحاً گمراہ کن غلط بیانی سے کام لیا گیا اور لکھا کہ پیغمبر اسلام نے پہلی وحی کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے کہنے پر انکار کیا جس پر اس نے ایک لمبے کپڑے سے تین بار آپ کا گلا گھونٹا۔ گستاخ مصنف نے نزول وحی کو مرگی کی کیفیت قرار دیا۔ اور لکھا کہ اس کے بعد آپ اپنے پیروکاروں کو یہ بات بتلاتے ہوئے مقدس کتاب میں لکھ لیتے۔

اسی طرح ایک جگہ لکھا کہ مسلمانوں کو تیز شراب پینے سے منع کیا گیا ہے یعنی ہلکی شراب پی سکنے کی اجازت ہے جہاد کے متعلق لکھا کہ یہ حربہ استعمال کیا گیا کہ یہ تلوار کے زور سے غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کی ایک سعی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال اس کتاب میں جابجا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف گمراہ کن باتیں درج ہیں جنہیں پڑھ کر ایک معصوم بچے کے ذہن میں اسلام کے بارے میں نہایت ہی غلط تصور قائم ہوتا ہے اور پھر اسی تصور پر وہ اسلام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔

اس سے نہ صرف یہ کہ اسلام بدنام ہو رہا ہے بلکہ مسلمانوں کی نئی نسل بھی بڑی حد تک متاثر ہو رہی ہے اس سلسلے میں یہاں حکومت پاکستان کے سفارت خانہ میں بھی بہت سے لوگوں نے اس گستاخ مصنف کی جسارت پر برطانیہ سے احتجاج کرنے کا مطالبہ کیا ہے مگر ابھی تک اس میں کوئی پیش رفت نہیں ہوتی ہے معلوم نہیں سفارت خانہ نے اس سلسلے میں کیا قدم اٹھایا ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے بھی گزارش کریں گے کہ حکومت برطانیہ سے اس کتاب کے بارے میں پوری معلومات فراہم کرے۔

اور سفارت خانہ کو اس سلسلے میں جلد از جلد کوئی اقدام کرنے کا حکم دے ـــــــ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری تھوڑی سی غفلت اور لاپرواہی کوتاہی باقی رہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

بھکہ ضلع سرگودھا میں

مسجد کی زمین پر قادیانیوں نے قبضہ کرلیا

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے علاقہ موضع بھکہ میں مرزائی حضرات نے ایک مقامی مسجد کے مسئلہ پر تنازعہ کھڑا کیا ہوا ہے۔ اس علاقہ میں مسلمانوں کی یہ عبادت گاہ مدنی مسجد کے نام سے عرصہ دراز سے موجود ہے اور اس کا رقبہ رجسٹریشن حکومت پنجاب کی رجسٹریشن کے مطابق (۲۲۱۳ / R.P) گیارہ مرلے ہے جبکہ اس کا تعمیر شدہ حصہ ڈیڑھ مرلہ پر مشتمل ہے اور باقی حصہ ایک احاطے کی شکل میں ہے اس احاطے میں گذشتہ کافی عرصے سے وہاں کے مقامی لوگ کاشت کاری کر رہے تھے۔ جس پر کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔ لیکن جب علاقہ کے مسلمانوں نے اس مسجد کی مروجہ ملکی قوانین کے تحت ۳۰ اپریل ۱۹۸۵ء کو رجسٹریشن کروالی تو وہاں کے قادیانی اس پر سیخ پا ہوگئے اور انہوں نے مسجد کے ارباب انتظام سے مخاصمت کی پالیسی اختیار کرلی، وہاں کے درد دل رکھنے والے مسلمانوں نے مسجد کی چار دیواری تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا تھا تاکہ مسجد کے احترام میں کوئی رخنہ اندازی نہ ہوسکے لیکن قادیانی حضرات چونکہ مسجد کے احاطہ میں اپنی فصلیں بوتے تھے اور تھا بھی یہ رقبہ خالصتاً مسجد کا ہی سو اس لئے انہوں نے اس چار دیواری کو بننے سے روکنے کا پروگرام بنایا۔ نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے اپنی کاشت کاری کا دائرہ بڑھا کر مسجد کی تعمیر شدہ حدود کو بھی پائمال کرنے کی کوشش کی۔

اس شر انگیزی کے خلاف مسلمانوں نے علاقہ کے نائب تحصیلدار کو ایک تحریری درخواست پیش کی۔ جس میں درخواست کی گئی کہ مسجد کی وہ جگہ جس پر قادیانیوں نے قبضہ کر رکھا ہے واگذار کرائی جائے اور مسلمانوں کو مسجد کی تعمیر نو کا تحفظ فراہم کیا جائے نائب تحصیلدار بھیرہ (ملک عاشق حسین) نے اس درخواست پر گرداور اور پٹواری کو موقع دیکھنے کی ہدایت درج کردی۔ ان دونوں اصحاب نے ۱۲ اپریل ۸۵ء کو موقع دیکھا اور وہاں پر موجود دونوں فریقوں کے نمائندگان سے تبادلۂ خیال کے بعد مسجد کے تمام علاقہ کو انتظامیہ مسجد کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا اور ساتھ ہی یہ سارا علاقہ (گیارہ مرلے) مسجد کی انتظامیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ لیکن اس کے بعد جب مسجد انتظامیہ کے ارکان نے مسجد کی حدود کی پیمائش کر کے اس پر چار دیواری کے لئے بنیادیں کھودنا شروع کیں تو مرزائی خود عقب میں مسلح ہو کر چھپ کے بیٹھ گئے اور اپنی عورتوں کو وہاں بھیج کر ان سے وہاں موجود انتظامیہ مسجد کے افراد کی بے عزتی کرائی اور مسجد کے تصفیہ شدہ علاقہ کو اپنی جائیداد گردانتے ہوئے مسلمانوں کو اس پر چار دیواری کی تعمیر سے روک دیا اور جتنی بنیادیں ڈالی جاچکی تھیں ان کی اینٹیں اکھاڑ کر قریبی کنویں میں پھینکوادیں اس وقت تو وہ خواتین علاقہ کے بعض دیگر افراد کی مداخلت کی بنا پر واپس گھروں کو چلی گئیں مگر مرزائیوں کا ستم ملاحظہ ہو کہ کچھ ہی دیر بعد علاقہ کا ایک بااثر مرزائی محمد یعقوب ان خواتین کو ہمراہ لے کر تھانہ بھیرہ چلا گیا اور مسجد کی چار دیواری تعمیر کرنیوالے افراد کے خلاف ہتک عزت کا پرچہ دائر کرنے کی کوشش کی لیکن ایس ایچ او کو بروقت صحیح اطلاع مل جانے کے باعث یہ پرچہ درج نہ ہو سکا۔

اب چونکہ مرزائیوں کی مداخلت کی وجہ سے مسجد کی تعمیر رک گئی تھی اس لئے مسجد کی انتظامیہ کے افراد نے تعمیر مسجد کے لئے قانونی تحفظ حاصل کرنے کی غرض سے ۱۸ جون ۱۹۸۵ء کو اسسٹنٹ کمشنر بھلوال کو ایک درخواست دی۔ اسسٹنٹ کمشنر نے اس درخواست کو ڈی ایس پی

بھلوال کی طرف بھیج دیا اور ساتھ ڈی ایس پی صاحب کو ہدایت کی کہ وہ موقع پر جاکر فیصلہ کرے مگر ڈی ایس پی صاحب نے بجائے خود موقع دیکھنے کے اسی درخواست کو ایس ایچ او بھیرہ کی طرف بھیج دیا، ایس ایچ او نے مسلمانوں کو بلطائف الحیل ٹالنے کے بعد دو روز تک اس پر کوئی کارروائی نہ کی۔ دو روز بعد تھانہ بھیرہ کے محرر کو جو کہ خود مرزائی ہے یہ درخواست دے دی۔ واضح رہے کہ یہ محرر ان مرزائیوں کا رشتہ دار ہے جو اس مسجد کی تعمیر میں رکاوٹیں ڈالنے میں پیش پیش ہیں۔

محرر تھانہ نے متعلقہ افراد کو تھانے بلوایا جس پر مسلمانوں کی طرف سے مسجد انتظامیہ کے صدر اور سیکرٹری صاحب اور مرزائیوں کی طرف سے گل محمد ولد عالم، محمد اسلم ولد گل محمد، محمد یٰسین اور محمد خان تھانے پہنچے۔ محرر نے مرزائیوں سے ساز باز کے بعد فریقین کو تصفیہ کرنے کے لئے کہا اور مسلمانوں کو تصفیہ نہ کرنے کی صورت میں دفعہ ۱۰۷ کے تحت گرفتار کر لینے کی دھمکی دی۔

اس صورت حال کے نتیجہ میں مسلمانوں کو مسجد کے کافی حصے سے دستبردار ہونا پڑا۔ اور طے یہ پایا کہ مسجد کے پرانے تعمیر شدہ حصے کے چاروں طرف سے تین تین فٹ جگہ مسلمان اپنی مسجد میں شامل کر لیں اور باقی جگہ مرزائی استعمال کرتے رہیں۔ واضح رہے کہ یہ کل جگہ گیارہ مرلے ہے۔

یہ فیصلہ ہونے سے ایک دن بعد جب مسجد کی انتظامیہ نے مذکورہ تصفیہ کے مطابق مسجد کی چاردیواری کے نئے بنیادوں کی تعمیر شروع کی تو پھر مرزائیوں کے غنڈے محمد یوسف، محمد اسلم، نثار احمد اور ممتاز احمد آگئے اور مسجد انتظامیہ کے صدر کو سنتری کے ذریعے بدمعاشی سے ـــــ پیش آنے کی دھمکی دی اور تعمیری کام رکوا دیا۔

اس کے بعد مسلمان پھر اپنی فریاد لے کر ایس ایچ او کے پاس گئے جس نے انہیں ٹال دیا۔ جس پر یہ لوگ ڈی ایس پی کے پاس گئے جس نے ۲۱ جولائی ۸۵ء کو ایس ایچ او کے لئے کارروائی اور فیصلہ کرنے کے احکام جاری کئے مگر ایس ایچ او نے اس پر بھی کوئی ایکشن نہ لیا۔ وفد نے ڈی ایس پی سے ملاقات کی کوشش کی مگر اس میں انہیں کامیابی نہ ہو سکی۔

مرزائی ابھی تک مسجد کے علاقہ پر کاشت کاری کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے لئے مسجد کو تعمیر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرتے ہیں نہ صرف یہ بلکہ اب وہ مسجد کی پرانی تعمیر شدہ عمارت پر بھی قبضہ کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں اور ملکی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور مسجد مذکور میں بلا دھڑک نماز ادا کرتے ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ وہاں کے بعض مرزائی اپنے ملحدانہ عقائد کی تبلیغ و اشاعت میں بھی مصروف ہیں۔ اور ان کی اس تبلیغ کفر سے وہاں پر اب تک محمد اسلم اور نثار نامی مسلمان اور بعض دوسرے بھی اپنا ایمان گنوا چکے ہیں۔ علاقہ کے مسلمان وہاں پر بالکل بے بس اور مجبور ہیں۔ انتظامیہ ان کی دادرسی نہیں کرتی۔ مرزائی اپنی غنڈہ گردی کے بل بوتے پر ان پر چھائے ہوئے ہیں اور وہاں کوئی کام اپنی مرضی کے خلاف نہیں ہونے دیتے حتیٰ کہ راستہ میں بھی انہوں نے رکاوٹ تعمیر کر رکھی ہے اور اس کے خلاف مسلمانوں کے احتجاج کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ انتظامیہ بھی اس مسئلے میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہی جس کی وجہ سے حالات روز بروز شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ یہ ہے وہ صورت حال جو مرزائی ہر اس جگہ پیدا کر رہے ہیں جہاں بھی انہیں پاؤں جمانے کا موقع ملتا ہے یا جہاں انہیں کچھ بھی اثر و رسوخ حاصل ہو جاتا ہے۔

اگر اس قسم کے واقعات کا تدارک نہ کیا گیا اور مرزائی حضرات کی اس نوع کی غنڈہ گردیوں پہ قابو نہ پایا گیا تو حالات پلٹا بھی کھا سکتے ہیں جس سے انتظامیہ کے لئے گوناگوں مسائل اور مشکلات ظہور پذیر ہوں گی۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے واقعات پر بروقت اور فوری توجہ دی جائے اور مجرموں کو ان کے جرم کی قرار واقعی سزا دی جائے۔

نوٹ: سرگودھا مجلس عمل اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اگر مسجد کی زمین مرزائیوں کے قبضہ سے واپس نہ دلائی گئی اور تھانہ بھیرہ کے مرزائی محرر کو مسلمانوں کی تذلیل کرنے پر معطل نہ کیا گیا تو مجلس عمل "ہتھکڑی جیلو" تحریک چلانے پر مجبور ہوگی کیونکہ یہ واقعہ ضلع سرگودھا کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کے لئے ایک چیلنج ہے۔

بقیہ: کتابوں پر تبصرہ

ابرار الحق، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی اور مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی کی تقریظات ہیں۔

عرفانِ محبت کے بارے میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت مجذوبؒ کے بعد دوسرے بزرگ جو سندان عشق اور "جام شریعت" دونوں کے جامع نظر آئے حضرت مولانا محمد احمد صاحب پھولپوری ہیں..... اللہ نے ان کو عشق و مستی کی یہ کیفیت اور اسی کے ساتھ طبیعت کی یہ موزونیت عطا فرمائی ہے کہ ان کا کلام عشق و مستی سے بھرپور اور معرفت و محبت کا شراب طہور نظر آتا ہے ان کے کلام میں عشق و محبت کا مضمون اور گرمی و سرمستی اتنی نظر آتی ہے کہ ان کے دیوان کا نام صحیح معنی میں "عرفانِ محبت" ہی ہو سکتا ہے۔

کتابوں پر تبصرہ

قادیانیت

۱۹۷۴ سے ۱۹۸۴ تک

مصنفہ: ڈاکٹر سبطین لکھنوی

ملنے کا پتہ: ادارہ اشاعت السنہ اقبال کالونی سرور روڈ تحریک پاکستان سرگودھا

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے چناب ایکسپریس پر سوار مسافر طلبا پر حملہ کیا اور انہیں انتہائی بے دردی کے ساتھ زدوکوب کیا۔ اس واقعہ پر مسلمانان پاکستان میں شدید ردعمل ہوا پورے ملک میں ایک زبردست تحریک چلی اور بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ قادیانیوں نے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا بلکہ ۱۹۷۴ء کے بعد ان میں شدید قسم کی جارحیت آگئی ہے ان کی خفیہ سرگرمیوں میں تیزی آگئی ہے لسانی طبقاتی تعصبات کو ہوا دینا، زندہ دارت پیدا کرنا، سیاسی افراتفری کو جنم دینا یہ قادیانیوں کا محبوب مشغلہ ہے زیر نظر کتابچے میں خود قادیانی اخبارات ورسائل کے حوالوں سے قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کتابچہ کی قیمت تین روپے ہے جو بالکل معمولی ہے۔

اخلاق سلف

حضرت مولانا شاہ محمد احمد پرتاب گڑھی۔ مدظلہ

صفحات ۲۴۰۔ قیمت مجلد درج نہیں۔

پتہ: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱۸۲۔ کراچی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی دسویں صدی کے مشاہیر واکابر اولیاء میں سے تھے بعض اکابر نے انہیں "قطب الارشاد والتکوین" کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ آپ کی تمام تصانیف امت کے لئے نافع ہیں۔ ان کا ایک اصلاحی رسالہ "تنبیہ المغترین" جس میں ایک ایک عنوان کے تحت انہوں نے سلف صالحین اور بزرگانِ دین کے اقوال و ارشادات جمع کئے ہیں۔ پہلے اس کتاب کا ترجمہ مولانا حبیب احمد صاحب کیرانوی نے کیا جو "احوال الصادقین" کے نام سے ۱۳۵۵ھ میں جمال پرنٹنگ پریس دہلی سے شائع ہوا۔ پھر تھانہ بھون سے شائع ہوا۔ بعدازاں پاکستان میں مکتبہ صدیقیہ ملتان نے اسے شائع کیا۔

اب حضرت اقدس حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی نے جدید ترتیب سے اس کی تلخیص کی ہے۔ اس کتاب کے مضامین نہایت مہتم بالشان ہیں اور مسلمانوں کے لئے دستورالعمل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کی ایک ایک بات کو حرزِ جان بنائیں اس کتاب کے مطالعہ سے خواص وعوام سبھی مستفید ہوسکتے ہیں۔

حالات بزرگانِ دین (حصہ اول ودوم)

جناب وحید اللہ صدیقی صاحب۔
(وائس پرنسپل تبلیغی کالج)

صفحات ہر دو حصص : ۲۳۲

قیمت حصہ اول پانچ روپے حصہ دوم ۱۲ روپے۔

جدید طبقہ میں صوفیاء کرام اور بزرگان دین کے حالات کے مطالعہ کا رجحان نمایاں ہے ادھر اردو زبان میں اس موضوع پر معیاری کتابیں کم لکھی گئی ہیں مگر الحمدللہ یہ خلاء تدریجاً پر ہو رہا ہے زیر نظر کتاب میں حضرت صدیقی صاحب مدظلہ نے حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ عبدالعزیز، حضرت محمد اسحٰق دہلوی، حضرت سید احمد شہید، حضرت شاہ اسماعیل شہید، حضرت حاجی امداداللہ، حضرت محمد محدث تھانوی، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مرزا مظہر جان جاں، حضرت غلام علی، شیخ الہند مولانا محمود حسن، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی اور دیگر اکابر اولیاء امت کے حالات کو اچھوتے اور مختصر انداز میں مرتب کیا ہے۔ جس کے لئے وہ ہم سب کے شکریئے کے مستحق ہیں۔

عرفانِ محبت

حضرت مولانا شاہ محمد احمد پرتاب گڑھی مدظلہ

صفحات ۱۸۲ : مجلد قیمت درج نہیں۔

پتہ: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱۸۲۔ کراچی

"عرفانِ محبت" حضرت پرتاب گڑھی دامت برکاتہم کا عارفانہ کلام ہے جو حمد و نعت عارفانہ اور عاشقانہ اشعار کا دل آویز مجموعہ ہے کتاب پر پیش لفظ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور تعارف مولانا حکیم محمد اختر صاحب کے قلم سے ہے، مولانا شاہ ابرارالحق، مولانا شاہ

بزم ختم نبوت

قارئین! ان صفحات میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

اور معلوماتی چیزیں ہوتی ہیں جن کو ہم نے پسند کیا ہے
میرے دل میں بہت خوشی ہے۔ آپ سب کے لئے
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جماعتی دوستوں کو اس سے
بھی زیادہ اچھا لکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کے
رسائل کو پوری دنیا میں مقبول فرمائے۔
"ہفت روزہ ختم نبوت" کا ہر ہفتہ کا شمارہ بہت
ہی دیدہ زیب اور دلکش ہوتا ہے جو ادارہ کے دوستوں

باقی صفحہ پر

مولانا اسلم قریشی کیس حکومت کی عدم دلچسپی

میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے کیس میں ذاتی دلچسپی لیں تو یہ کیس چند دنوں میں حل ہو سکتا ہے۔ اس کے حل ہونے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر آپ انٹرپول کے ذریعہ مرزا طاہر احمد جھگوڑے کو برطانیہ سے گرفتار کر کے واپس لائیں اور اسے اس کیس میں شامل تفتیش کر کے لاہور کے شاہی قلعہ میں پوچھ گچھ کرائیں تو چند گھنٹوں بلکہ چند منٹوں میں علم ہو جائے گا کہ اسلم قریشی کہاں اور کس حالت میں ہیں۔

(قمر تبسم کنری ضلع سندھ)

سکھر کانفرنس کی رپورٹ پر اظہار تشکر

ہفت روزہ ختم نبوت مشتمل بر رپورٹ ختم نبوت کانفرنس سکھر شہر منعقدہ ۱۱-۱۲ جولائی ۱۹۸۵ء پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ آنجناب نے جس جذبہ اور محبت اور صحافت کے اچھوتے انداز میں ارتداد کی شرعی سزا کے مطالبہ کو اجاگر کیا ہے وہ آپ کی مخلصانہ ادبیانہ پاک صحافت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ادارہ کو مزید اخلاص اور ترقی نصیب فرمائے۔ یہاں جن دوستوں سے ملاقات ہوئی سارے خوشی کے جذبات کا اظہار کر رہے تھے

(مدرس و مہتمم الجامعۃ العربیہ مظہر العلوم شہر سکھر منزل گاہ)

ہر پرچہ خوب سے خوب تر ہے

ہفت روزہ ختم نبوت میں آزاد کشمیر کے ایک قادیانی وکیل کے خط کا جو جواب لکھا ہے وہ جواب بہترین انداز میں دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مرزائیت کے خلاف جو مضامین ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہوتے ہیں وہ بہت ہی دلچسپ

سعودی عرب سے خان محمد زمان اچکزئی کا مکتوب

یہ مکتوب ہمارے دوست ممتاز صحافی جناب فیاض نجار کوئٹہ کے نام ہے جسے بزم ختم نبوت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

از مکہ معظمہ سعودی عرب

۱۴ر اگست ۸۵ء

مہربانم فیاض صاحب سلامت باشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ پاکستان میں جشن آزادی منا رہے ہوں گے۔ صحیح معنوں میں آزادی کی خوشی منانے کا طریقہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے جس نے ہمیں غلامی سے نجات دی۔ اس کے احکام کی پابندی اور سنت رسول کی پیروی ہے۔ چراغاں کرنا، جھنڈیاں لگانا، زبانی جمع خرچ۔ بے عمل تقاریر اور ساز و آواز سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتے اور نہ یہ شکر کرنے کا طریقہ ہے۔ لاکھوں روپے بے دریغ خرچ کئے جاتے ہیں جشن آزادی پر ـــــ جو اللہ کے غضب کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس وقت راضی ہوں گے اور ہم پر مہربان اور مددگار رہیں گے جب ہم صحیح معنوں میں اور مکمل طور پر اسلامی نظام نافذ کریں اور اس پر عملدرآمد کرائیں ورنہ ہم خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکتے اس وقت بھی ملک پر عذاب مسلط ہے۔ مارشل لاء، بے اتفاقی، بدامنی، رشوت خوری، بے دینی، گرانی اور بے انصافی یہ کیا کم عذاب ہیں۔ عذاب صرف یہی نہیں ہوتا کہ زلزلہ، سیلاب یا اور ذرائع سے تباہ و برباد ہو جائیں میں سمجھتا ہوں کہ بے اتفاقی اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا عذاب ہے اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر فضل و کرم فرمائے، پاکستان کو قائم رکھے، استحکام بخشے منافقوں، بے دینوں اور مخالفین کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دے اور صحیح و مکمل اسلامی نظام نافذ اور عمل در آمد کرنے کے اسباب پیدا کرے میری طرف سے مولانا منیر الدین صاحب، مولانا عبد الواحد صاحب مولانا قدوسی صاحب، نگینی صاحب، حاجی سید سیف اللہ آغا، حاجی سید شاہ محمد آغا، چوہدری محمد طفیل صاحب، حاجی تاج محمد صاحب، بھٹی صاحب، راحت ملک صاحب، سید فاروق شاہ صاحب حاجی زرین خان، سرکار دولتدار صاحب، میر سردار اللہ ایوب صاحب اور سب ساتھیوں کو اسلام علیکم دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔

فقط والسلام

فراندیش، محمد زمان اچکزئی

اخبارِ ختم نبوت

حکومت قادیانی آرڈیننس پر عمل کرائے قمر تبسم

گوجرہ پاک (نمائندہ ختم نبوت) یوتھ فورس گوجرہ کے اطلاعات و نشریات کے سیکرٹری جناب قمر تبسم نے صدر ضیاء الحق اور وزیر اعظم جونیجو سے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ حکومت قادیانیوں سے صدر کے جاری کردہ قادیانی آرڈیننس پر عمل درآمد کرائے

چنیوٹ کے ضلع بنائے جانے سے متعلق قادیانی سازش کامیاب ہو گئی

قادیانیوں کا غیر مسلم ہونے کے باوجود حکومت اور انتظامیہ میں گہرا اثر و رسوخ ہے

ہفت روزہ ختم نبوت نے اس سازش کی پہلے ہی نشاندہی کر دی تھی

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ دنوں پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف نے چنیوٹ کے ضلع بنانے کی یقین دہانی کرائی تھی جس پر ربوہ کی رائل فیملی اور قادیانی جماعت کی انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی انہوں نے اپنے رسائل کے ذریعے اس پر شدید رد عمل کا نہ صرف اظہار کیا بلکہ در پردہ سازشیں بھی شروع کر دیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت نے اس سازش کی پہلے ہی نشاندہی کر دی تھی قادیانیوں کی خواہش ہے کہ ربوہ کو سرگودھا میں شامل کر دیا جائے کیونکہ انہیں اس طرح من مانیاں کرنے کا موقع مل جائے گا۔ سرگودھا کی انتظامیہ میں ایسے عناصر موجود ہیں جو قادیانیوں کی پشت پناہی کرتے ہیں جس کا ثبوت جھگہ تحصیل بھلوال کا واقعہ ہے جہاں قادیانیوں نے مدنی مسجد کی زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اور انتظامیہ ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ اس وجہ سے قادیانی ربوہ کو سرگودھا میں شامل کرانا چاہتے ہیں چنیوٹ کے ضلع بننے سے ان کی غنڈہ گردی اور مذکورہ بالا قسم کی حرکتیں بند ہو جائیں گی چنیوٹ کے ضلع بننے کی خبر آتے ہی انہوں نے سازشیں شروع کر دیں چنانچہ قادیانیوں کی یہ سازش کامیاب ہو چکی ہے۔ وفاقی وزیر میاں محمد اقبال نے حافظ آباد میں ایک بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ چنیوٹ کو ضلع نہیں بنایا جا رہا۔ اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے باوجود حکومت اور ملک کی انتظامیہ میں ان کا گہرا اثر و رسوخ ہے اور وہ اب بھی جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

قادیانی مرتد کی وفات پر تعزیت افسوسناک ہے

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی نے اپنے مشترکہ بیان میں قادیانی رہنما آنجہانی سر ظفر اللہ کی موت پر حکام کی طرف سے تعزیتی پیغامات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ سے توبہ کی جائے۔ چونکہ کسی غیر مسلم کیلئے شعار اسلام کا استعمال ہرگز جائز نہیں۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ آنجہانی ظفر اللہ ایک متعصب اور دشمن رسول تھا اسے عظیم انسان کہنا یا اس کیلئے دعا مغفرت کرنا سراسر زیادتی ہے۔

ربوہ میں کلمہ طیبہ کی توہین کا ایک بدترین واقعہ

ربوہ ۲۷ اگست مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد (ربوہ) کے رہنما اور جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کے انچارج قاری شبیر احمد عثمانی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ۲۶ اور ۲۷ اگست کی درمیانی شب کو جامع مسجد محمدیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ریلوے اسٹیشن ربوہ کے سامنے ایک قادیانی ملک فتح محمد نے اپنے مکان کی سیڑھیوں کے اوپر کلمہ طیبہ لکھوا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی ہے اور مسلمانوں کی غیرت کو للکارا گیا اور مسلمانوں کے جذبات کو سخت مجروح کیا کلمہ شریف کو ناپاک جگہ پر لکھ کر نہ صرف کلمہ طیبہ کی توہین کی ہے بلکہ اسلام کے ساتھ مذاق اڑایا ہے اور صدارتی آرڈیننس کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ علاوہ ازیں قاری شبیر احمد عثمانی نے آر ایم صاحب ربوہ کو ایک درخواست دی ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ربوہ میں قادیانی اسلام اور صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی اب زوروں پر کرنے لگ گئے ہیں اور قادیانی ملک میں گڑبڑ کرانا چاہتے ہیں جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور لکھا کہ قادیانیوں کو اس قدر جرأت کیوں ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنے مکان کی سیڑھیوں کے

اور یہ کلمہ طیبہ لکھ کر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا اور کلمہ طیبہ کی توہین کی ہے اور صدارتی آرڈیننس کی بھی خلاف ورزی کی ہے قاری شبیر احمد عثمانی کی درخواست اور فوری احتجاج پر ربوہ کی انتظامیہ نے خود مرزائیوں کے ہاتھوں کلمہ طیبہ کو ناپاک جگہ سے صاف کرا دیا ہے قاری شبیر احمد عثمانی نے ربوہ انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ مجرموں کے خلاف پرچہ درج کر کے قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ اس قسم کی ناپاک حرکت نہ کر سکیں۔

ربوہ میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں ایک قادیانی محمد سلیم فریدی ولد عبدالرشید نے مرزائیت کو ترک کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنما اور جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کے امام قاری شبیر احمد عثمانی کے ہاتھ پر مورخہ ۲۶-۸-۸۵ کو اسلام قبول کیا ہے۔ نومسلم نے کہا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی تسلیم کرتا ہوں اور کہا کہ میں حضور علیہ السلام کے بعد ہر مدعی نبوت کو مرزا غلام احمد قادیانی سمیت جھوٹا کذاب و دجال کافر و مرتد سمجھتا ہوں۔ نومسلم فریدی صاحب نے کہا کہ مجھے اسلام قبول کر کے قلبی طور پر اطمینان اور سکون ملا ہے۔

صدر اور وزیر اعظم کے تعزیتی بیان کی مذمت

کراچی (رپ ر) کالعدم جمعیت طلباء اسلام حلقہ بغزون کے رہنما حافظ محمد سلیمان جعفرزوی محب اللہ کوہاٹی سردار بہادر بارقونگی محسن اللہ، قاری حبیب الرحمٰن ہزاروی، فضل سبحان، محمد ادریس ہزاروی نے اخبارات میں صدر پاکستان اور وزیر اعظم کے اس بیان پر شدید نکتہ چینی کی ہے جس میں انہوں نے ظفر اللہ مرتد کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ جو رحمان رحیم ہے ان کی روح کو آرام بخشے" انہوں نے ایک ناپاک انسان قادیانی کے حق میں ایسے پاک الفاظ کا استعمال کیا ہے جبکہ قادیانی باتفاق اہل پاکستان و اہل اسلام کافر ہیں تو پھر ایسے الفاظ کا استعمال ایک ناپاک کیلئے کیا معنی رکھتا ہے۔

صدیق آباد ربوہ میں امیر شریعت کی یاد میں ایک تقریب

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد (ربوہ) میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی یاد میں ایک تقریب منعقد ہوئی اس تقریب میں مجلس کے مقامی رہنماؤں کے علاوہ کارکنوں کی بھاری جمعیت نے بھی شرکت کی۔ تقریب سے خطیب ربوہ مولانا خدا بخش اور جماعت کے مبلغ قاری شبیر احمد عثمانی نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ تقریب سے مولانا احمد یار صاحب قاری محمد اسحاق صاحب، قاری عبدالہادی نے بھی خطاب کیا۔

ربوہ مسلم کالونی کا ریلوے پھاٹک جلد کھولا جائے

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنما قاری شبیر احمد عثمانی نے ریلوے حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ مسلم کالونی کا ریلوے پھاٹک جلد کھولا جائے۔ چونکہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام مسلم کالونی ربوہ میں ہر سال کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے جس میں ملک بھر سے مشائخ عظام علماء کرام وکلاء طلباء دانشور، اور لاکھوں کی تعداد میں شمع ختم نبوت کے پروانے شرکت فرماتے ہیں۔ اب یہ کانفرنس مورخہ ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۸۵ء کو بڑی شان و شوکت سے ہو رہی ہے۔ پھاٹک نہ کھلنے کی وجہ سے عوام کو بہت ہی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چنیوٹ میں یوم امیر شریعت

چنیوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مدرسہ فیض العلوم میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی ۲۴ ویں برسی کے موقعہ پر مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ کے رہنماؤں حضرت مولانا یعقوب صاحب، مولانا نذیر احمد صاحب نے جناب شیخ منظور احمد صاحب، ملک ظہور صاحب حاجی نیر وزیر دین صاحب اور جماعتی کارکنوں نے کہا کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ ایک مرد قلندر تھے اور بہت بہادر انسان تھے جو کام انہوں نے مرزائیت کے خلاف کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت امیر شریعتؒ کے درجات بلند فرمائے۔ آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی کے انتقال پر مسلم رہنماؤں کی طرف سے تعزیتی پیغامات دینے پر زبردست اظہار افسوس کیا گیا۔

لالیاں میں امیر شریعتؒ کی یاد میں اجلاس

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لالیاں میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی یاد میں ایک اجلاس مولانا احمد یار چاریاری کی صدارت میں ہوا جس میں مقامی جماعت کے عہدیداروں کے علاوہ مذہبی سیاسی سماجی حضرات نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ جماعتی رضاکار بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے اس اجلاس میں مہمان خصوصی قاری شبیر احمد عثمانی تھے۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ تحریک آزادی کے عظیم فرزند تھے انہوں نے اپنی پوری زندگی انگریز کے خلاف جہاد میں گزاری۔ ان رہنماؤں نے حضرت امیر شریعت کی دینی و ملی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی کے انتقال پر مسلم رہنماؤں کی طرف سے تعزیتی پیغامات ارسال کرنے پر زبردست اظہار افسوس کیا گیا

بقیہ: مرحوم ختم نبوت

کی مخلصانہ انتھک محنتوں کا نتیجہ ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں اور آپ حضرات کو اخلاص کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام میں بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

شبیر احمد عثمانی۔ از جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن صدیق آباد (ربوہ)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس کی تیاریاں زور و شور سے شروع ہو گئیں

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت کریں

مولانا عزیز الرحمٰن

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام مسلم کالونی ربوہ میں ہونے والی چوتھی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی تیاریاں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ہدایات کے مطابق زور و شور سے شروع ہو گئی ہیں مرکزی ناظم اعلیٰ صاحب نے قاری شبیر احمد عثمانی کو ایک مکتوب میں بتایا ہے کہ مبلغین کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی ہیں مبلغین کی ایک ٹیم میانوالی، خوشاب سرگودھا، اور ایک ٹیم لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ فیصل آباد، جھنگ اور ایک ٹیم اسلام آباد، راولپنڈی سیالکوٹ، گجرات اور دیگر اضلاع کیلئے روانہ کر دی گئی ہے۔ جنہوں نے وہاں پہنچ کر اپنی تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں اور کانفرنس کامیاب بنانے مہم بھی شروع کر دی ہے آمدہ اطلاعات کے مطابق اس سال ایک لاکھ سے زائد شمع رسالت کے پروانے کانفرنس میں حاضری کی سعادت حاصل کریں گے جبکہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کانفرنس کو ہر صورت کامیاب بنا کر عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ عقیدت کا ثبوت دیں۔

یوم عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر مولانا شجاع آبادی کی تقریر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ تاریخ عالم اسلام مظلوم خلیفہ راشد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صبر و تحمل اور مظلومیت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے انہوں نے اپنی جان عزیز ملت اسلامیہ کے اجتماعی مفاد کے لئے قربان کر دی۔ اگر وہ خلافت کی مسند سے دست بردار ہو جاتے اور مرکز اسلام عجمی منافقین کے سپرد کر دیتے تو اسلام کا نام لینے والا کوئی نہ ہوتا۔ وہ یہاں قصر ختم نبوت ماڈل ٹاؤن لاہور میں امام مظلوم کی یاد میں منعقد ہونے والی ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ خلفاء راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منائے جائیں اور ان کے سنہری دور کے کارناموں سے روشنی حاصل کی جائے مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ دور جدید کے بین الاقوامی اضطراب و بحران کا واحد حل یہ ہے کہ ذات رسولؐ۔ کتاب رسولؐ۔ جماعت رسولؐ کو معیار کر دے کر سعادت حاصل کی جائے۔

مجلس گوجرانوالہ کے اجلاس کا مطالبہ

مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ماہانہ اجلاس مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد کی زیر صدارت دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے اور جن قادیانیوں کے آرڈیننس کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں چالان ہوئے ہیں عدالت میں پیش کر کے انہیں سزا دلائی جائے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو خیال رہے کہ عرصہ ۹ ماہ ہو رہا ہے ابھی تک وہ چالان عدالت میں پیش نہیں کئے گئے۔ علاوہ ازیں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ میجر مشتاق احمد ڈی آئی جی لاہور کو اسلم قریشی کے کیس کو خراب کرنے کی پاداش میں برطرف کیا جائے اور اسکی انکوائری ملٹری انٹیلیجنس سے کرائی جائے۔

ربوہ میں یوم ۷ ستمبر منایا گیا

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں یوم ۷ ستمبر حسب سابق بڑی شان و شوکت سے منایا گیا رات کو محفل شبینہ منعقد ہوئی جس میں قرآن خوانی اور نعت خوانی ہوئی رہی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنما قاری شبیر احمد عثمانی نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے شہیدان ختم نبوت کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اس مرتبہ پہلی مرتبہ سے حفاظ کرام اور قراء حضرات نے شرکت فرمائی جن میں قاری عبدالهادی، قاری محمد یوسف، حافظ محمد عمران، قاری محمد اسحٰق، قاری عبدالستار حافظ احمد بخش صاحب وغیرہ نے تلاوت کی۔

مرزا طاہر کو مولانا بسمل کا چیلنج

مرزا قادیانی نبی تو در کنار شریف انسان بھی نہیں تھا

پڈعیدن (نمائندہ ختم نبوت) الحاج مولانا ابو محمود تاج الدین بسمل نقشبندی ممبر ڈسٹرکٹ کونسل نواب شاہ و مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگر پڈعیدن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ دنوں جعلی مسیحوں یعنی قادیانیوں کے پوپ پادری نے لندن میں بیٹھ کر یہ بڑھ ہانکی ہے کہ مسلمان اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کر دکھائیں تو ہم ان کے ساتھ ہیں، مرزا طاہر یہ کہہ کر سراسر دھوکہ اور فریب دے رہا ہے یہ مسئلہ ایک مرتبہ نہیں ہزاروں مرتبہ پیش کیا جا چکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کیا جوڑ ہے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مرزا طاہر حیات و وفات عیسیٰ کا قصہ چھیڑ کر سادہ لوح عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اور مرزا قادیانی دجال کی طرف سے توجہ ہٹانا چاہتے ہیں اصل بات مرزا قادیانی کی ہے پہلے وہ مرزا قادیانی کو نبی یا مہدی وغیرہ تو بڑی چیزیں ہیں اسے سچا اور شریف آدمی تو ثابت کریں۔ اور اگر جرأت ہے

باقی ص ۱۲ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین انگلستان کے دورے اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد وطن پہنچ گئے

کراچی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ، نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب مدظلہٗ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت، انگلینڈ کے تبلیغی و تنظیمی دورے اور حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کرنے کے بعد وطن واپس پہنچ گئے۔ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم نے متعدد عرب امارات کا بھی دورہ کیا تھا علاوہ ازیں متعدد جلسوں اور تقریبات سے بھی خطاب کیا تھا۔ حضرت امیر مرکزیہ کراچی سے خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف پہنچ گئے ہیں۔

جابہ وادی سون میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

جابہ کے قریب النخلہ میں مرزا محمود نے اپنا گرمائی ہیڈ کوارٹر یعنی ربوہ ثانی کی بنیاد رکھی علاقہ کے عوام نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قاضی احسان احمدؒ، مولانا محمد علی صاحبؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ سے رابطہ قائم کیا ان اکابر نے وادی سون کا دورہ کر کے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے عقائد سے عوام کو آگاہ کیا خدا تعالیٰ نے مجلس کے اکابر کو کامیابی دی مرزا محمود اور اس کے چیلے چانٹے اپنا بستر بوریا اٹھا کر واپس ربوہ آ گئے۔ ۲۹ سال سے مجلس ختم نبوت کے زیر اہتمام ہر سال جابہ میں ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے

جابہ میں مجلس کے زیر اہتمام ایک دینی مدرسہ اور ایک جامع مسجد ہے۔ جس میں علاقہ کے مسلمان بچے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اس سال انتیسویں سالانہ کانفرنس تھی جسکی صدارت حافظ نجیب الدین آف انگہ نے کی کانفرنس کا افتتاح مجلس ختم نبوت کے بزرگ راہنما سید ممتاز الحسن شاہ نے کیا آپ نے فرمایا مسئلہ ختم نبوت دین کا اہم مسئلہ ہے اس کے لئے بے شمار دوروں میں قربانیاں دی گئیں آپ نے جماعت کے اکابرین سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمدؒ مولانا محمد علیؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ مولانا محمد شریفؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ دوسری نشست سے مولانا اللہ یار صاحب نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر مفصل خطاب کیا اور جماعت کے کام پر روشنی ڈالی۔ آخری اجلاس میں آخری تقریر خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کی آپ نے ختم نبوت اور حیات مسیح علیہ السلام کے عنوان پر مفصل بیان کیا اور

ربوہ میں جماعت کی کارکردگی سے عوام کو روشناس کرایا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل کرایا جائے انہوں نے کہا بعض مقامات پر قادیانی اسکی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اسکا نوٹس لیا جائے انہوں نے ظفر اللہ خاں کی موت پر صدر، وزیر اعظم، گورنر پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب کے تعزیتی بیان اور دعائیہ کلمات پر سخت احتجاج کیا کہ حکومت نے ایک مرتد کی موت پر ایسا بیان دیکر کروڑ ہا مسلمانوں کی دل آزاری کی اور اپنے ہی آرڈیننس کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ آخر میں، مولانا خدا بخش صاحب نے دعا کرائی اور کانفرنس ختم ہو گئی۔

نوٹ۔ ہر کانفرنس سے قاضی محمد رضا آف تلی قاضی عبدالمالک قاری محمد سعید عثمانی نے بھی خطاب کیا۔

صادق آباد کے راہنماؤں کی طرف سے قادیانی کی تعزیت کی مذمت

صادق آباد (نمائندہ ختم نبوت) تنظیم اہلسنت والجماعت کے صدر حافظ منور حسین ضیاء، نظام العلماء، فضل الرحمن گروپ صادق آباد کے صدر مولانا ابوبکر قاسمی اور مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے جنرل سیکرٹری گل محمد ناز نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں، صدر پاکستان اور وزیر اعظم جونیجو سے مطالبہ کیا ہے کہ انہوں نے سامراجی ایجنٹ غدار اسلام و پاکستان آنجہانی ظفر اللہ قادیانی کی مرگ پر جو تعزیتی پیغام جاری کیا ہے اس غلطی پر وہ خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں اپنے پیغام میں ملک کی ان دو مقتدر ہستیوں نے مرحوم کا لفظ استعمال کیا تھا پیغام بھیجتے وقت صدر صاحب اور وزیر اعظم کو اچھی طرح سوچ لینا چاہیے تھا کہ وہ یہ پیغام کسی مسلمان کیلئے نہیں بھیج رہے بلکہ ایک مرتد کیلئے بھیج رہے ہیں اول تو صدر صاحب کو پیغام بھیجنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی اگر کچھ اندرون خانہ مجبوریاں تھیں تو پیغام میں وہی الفاظ استعمال کرتے جو کسی غیر مسلم کیلئے کئے جاتے ہیں جیسا کہ اندرا گاندھی کی موت پر ادا کئے تھے مزید یہ کہ اس مرتد کی نماز جنازہ کیلئے اجازت دی گئی جبکہ اسلام میں غیر مسلم کی نماز جنازہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے قادیانیوں کی نماز جنازہ کی اجازت دے کر صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی گئی ہے انہوں نے ایم آر ڈی کے رہنما غلام مصطفیٰ جتوئی ایس ایم ظفر و دیگر سیاستدانوں کو بھی خبردار کیا کہ دستی شہرت حاصل کرنے کیلئے ایک مرتد کی تعزیت کیلئے جا رہے ہیں اگر ان لوگوں کو قادیانیوں سے اتنی ہی ہمدردی ہے تو وہ حنیف رامے کی طرح کھلم کھلا اظہار کیوں نہیں کرتے۔ تا کہ قوم اپنے ان رہنماؤں کو اچھی طرح پہچان سکے۔

Adarts HSF-1/82

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

شیخ الاسلام والمسلمین قطب العالم حضرت مولانا سید
حسین احمد مدنی رحمہ اللہ
کی یاد میں

ہندوستان کے معروف قومی اخبار

روزنامہ الجمعیۃ دہلی کا ستائیس سال قبل شائع ہونے والا

پاکستان میں پہلی بار

ضخیم اور معلومات سے بھرپور

شیخ الاسلام نمبر

بحمد اللہ تعالیٰ نئی آب و تاب کے ساتھ عمدہ آفسٹ طباعت پر منظر عام پر آچکا ہے

جس میں حضرت شیخ الاسلام کے حالات مجاہدانہ کارناموں اور تحریک آزادی میں
قائدانہ کردار پر نامور اہلِ قلم کے مقالات سرکردہ شخصیات کے
تاثرات عالمی پریس اور شعراء کا خراج عقیدت اور
قافلۂ ولی اللّٰہی کی دو سو سالہ جد و جہد
آزادی کی جھلکیاں

سائز $\frac{23 \times 36}{8}$
صفحات — ۳۹۲
قیمت — ۸۰ روپے

اپنی کاپی
آج ہی محفوظ کرالیں

معتبر کتابوں کی اشاعت اور د...
مگر زیر نظر نمبر کو پیش کرنے سے ...
قاصر ہے لیکن آپ کے ذوق کو پورا کرنا اپنا فرض
سمجھتا ہے۔ اکابرین دیوبند کی مفید تصانیف
... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد
... اسوۂ حسنہ، ملفوظات و تقاریر

زیر سرپرستی شیخ طریقت فخر الخطاطین سید انور حسین نفیس رقم مدظلہ العالی لاہور

پیشکش مکتبہ مدنیہ فون ۲۷۵۴۰ باغبانپورہ جدید گوجرانوالہ پاکستان

پوسٹ بکس ۴۵۴